رجسٹرڈ ایل ۸۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم۔ انّ اللہ لا یغیّر ما بقومٍ حتیٰ یغیّروا ما بانفسہم۔

قیمت پیشگی عوام سے سالانہ عہ خواص اور معاونین سے ۵ ہندوستان سے باہر ۷

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

الحکم

شنبہ رمضان ۱۳۱۹ھ

نمبر ۴۷ | دار الامن و الامان قادیان ۲۴ دسمبر سنہ ۱۹۰۱ء | جلد ۵

کلمات طیبات
حضرت امام آخر الزمان سلّمہ الرحمٰن

(گذشتہ اشاعت سے آگے)

بدی ایک ایسا ملکہ ہے جو انسان کو ہلاکت کیطرف لیے جاتا ہے اور دل بے اختیار ہو ہو کر قابو سے نکل جاتا ہے خواہ کوئی یہ کہے کہ شیطان حملہ کرتا ہے خواہ کسی اور طرز پر اسکو بیان کیا جاوے یہ ماننا پڑے گا کہ آجکل بدی کا زور ہے اور شیطان اپنی حکومت اور سلطنت کے قائم کرنا چاہتا ہے بدکاری اور بیحیائی کے دریا کا بند ٹوٹ پڑا ہے اور وہ اطراف میں طوفانی رنگ میں موجزن ہے پس کسقدر ضروری ہے کہ اللہ تعالےٰ جو ہر مصیبت اور مشکل کیوقت انسان کا دستگیر ہوتا ہے اسوقت اُسے ہر بلا سے نجات دے چنانچہ اُس نے اپنے فضل سے اس سلسلہ کو قائم کیا ہے اور دنیا نے اس سیلاب سے بچنے کے واسطے مختلف حیلے تراشے ہیں اور پیدا کر لیئے ہیں کہا ہے عیسائیوں نے جو کچھ پیش کیا ہے وہ ایک ایسی بات ہے کہ جس کے بیان کرنے سے بھی شرم آتی ہے۔ پس اسکا علاج وہی ہے جو خدا نے انسان کی فطرت ہی میں رکھا ہوا ہے یعنی یہ کہ وہ مفید اور نفع رساں چیز کیطرف رغبت کرتا ہے اور مضر اور نقصان رساں چیزوں سے دور بھاگتا ہے اور نفرت کا اظہار کرتا ہے دیکھو سونے اور چاندی کو اپنے لیے مفید سمجھتا ہے تو اسکی طرف کیسی رغبت کرتا ہے اور کن کن محنتوں اور مشکلات سے اسے بہم پہونچاتا ہے اور پھر کن کن حفاظتوں سے اسے رکھتا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص سونے چاندی کو تو پھینک دے اور اس کے بجائے مٹی کے بڑے بڑے ڈھیلے اُٹھا کر اپنے صندوقوں میں بند کر کے انکی حفاظت کرنے لگے تو کیا تم اُسکی دیوانگی کا فتویٰ نہ دیگے؟ ضرور دیگے۔

اسی طرح

پر جب ہمیں یہ محسوس ہو جاوے کہ خدا ہے اور وہ بدی سے نفرت کرتا اور نیکی کو پیار کرتا ہے اور نیکیوں کو عزیز رکھتا ہے تو ہم دیوانہ وار نیکیوں کی طرف دوڑینگے اور گناہ کی زندگی سے دور بھاگیں گے یہی ایک اصول ہے جو نیکی کی قوت کو طاقت بخشتا اور نیکی کے قویٰ کو تحریک دیتا ہے اور بدی کی قوتوں کو ہلاک کرتا اور شیطان کی ذریت کو شکست دیتا ہے۔

جب واقعی طور پر اس آفتاب کی طرح جو اسوقت دنیا پر چمکتا ہے خدا پر ہمیں یقین حاصل ہو جاوے اور ہم خدا کو گویا دیکھ لیں تو یقیناً ہماری سفلی زندگی پر موت وارد ہو جاتی ہے اور اس کے بجائے ایک آسمانی زندگی پیدا ہو جاتی ہے جیسے انبیا علیہم السلام اور دوسرے راستبازوں کی زندگیاں تھیں۔

میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ خدا کی رحمت فرمانبرداروں اور راستبازوں پر ہوتی ہے جو خدا تعالیٰ کے حضور نیکی اور پاکیزگی کا تحفہ لے کر جاتے ہیں اور شرارتوں اور بدکاریوں سے اس لیے دور رہتے ہیں کہ وہ جانتے ہیں کہ یہ خدا تعالیٰ سے بعد اور حرمان کا موجب ہیں۔ ایسے لوگ ایک پاک چشمہ سے دھوئے جاتے ہیں جسکا

عید

قریب آگئی! عید فنڈ کی فکر کرو

ہمارے ناظرین خوب آگاہ ہیں کہ گذشتہ سال میں مدرسہ تعلیم الاسلام کو عید فنڈ سے ایک معقول رقم مل گئی تھی اور یہ بھی اُنھیں معلوم ہے کہ یہ فنڈ مستقل کر دیا گیا ہے اب چونکہ عید قریب آ رہی ہے اس لیے الحکم کے ذریعہ تمام فرقہ احمدیہ کے مسلمانوں کو آگاہ کیا جاتا ہے کہ وہ حسب معمول فی کس عہ یا حسب توفیق اس سے زیادہ یا کم مدرسہ کی عام اغراض کے لیے چندہ دے اور مساکین فنڈ کے لیے الگ صدقۃ الفطر عطا کر۔ اس چندہ کے جمع کرنے کی سب سے بہتر تجویز یہ ہے کہ عیدگاہ میں جب احباب نماز کے لیے جمع ہوں تو اس سے پیشتر کہ نماز میں مصروف ہوں یہ چندہ جمع کر لیا جاوے اور اسی دن یا دوسرے دن جیسا موقع اور مصلحت ہو روانہ کر دیا جاوے ہم اُمید کرتے ہیں کہ اس مرتبہ اس تجویز پر پورا پورا عمل کیا جاوے گا اور اگر احمدی قوم کا ہر فرد اس موقع پر ایک روپیہ دیدے قطع نظر اس کے کہ بعض پانچ پانچ یا دس یا دس یا بعض ہر یا ہر دینے والے ہیں تو ہم اُمید کر سکتے ہیں کہ کئی ہزار روپیہ مدرسہ کو مل جاوے لیکن ہم از کم احمدی قوم سے عید کی تقریب سے تین ہزار ہی کی اپیل کر دیتے ہیں۔ اے احمدی قوم! ہمیں شک نہیں کہ تو چندوں کے بوجھ کے نیچے سنت اللہ کے موافق دبی ہوئی ہے مگر ہمیں یہ بھی یقین ہے

کہ تیرا ایمان لن تنالوا البر حتے تنفقوا مما تحبون پر ہے

اس لیے مدرسہ تعلیم الاسلام کو تو اس خوشی کی تقریب پر ہرگز نہ بھولے گی۔ ہر شہر کی انجمن احمدیہ کا یہ اہم مقصد ہونا چاہیے کہ اس موقع پر پوری سعی اور کوشش سے روپیہ جمع کر کے ارسال کرے سنہ ۱۹۰۲ء کے لیے مدرسہ کے اخراجات ایک ہزار روپے ماہانہ تک پہونچتے ہوئے نظر آتے ہیں کیونکہ سائنس کے آلات کا منگوانا عمارت مدرسہ کو وسعت دینا وغیرہ وغیرہ بعض اہم امور زیر نظر ہیں۔ پس دوستو! اس موقعہ کو غنیمت سمجھکر ہمت کرو۔

ندوۃ العلما

کے نام جو خط حضرت مولانا مولوی عبد الکریم صاحب سلمہ ربہ کا شائع ہوا ہے اسپر جسقدر اظہار مسرت قوم نے کیا ہے وہ اس خلوص اور للھیت کی دلیل ہے جو اسکے لکھنے والے میں ہے یہانتک کہ اکابران ملت نے اسپر انبساط خوشی کا اظہار فرمایا اور خود حضرت خلیفۃ اللہ المہدی جری اللہ فی حلل الانبیاء نے اسے سنا اور بڑی خوشی ظاہر فرمائی۔ اور انگریزی رسالہ میں بھی اس کے شائع کیے جانے کا حکم دیا۔ چنانچہ میگزین کی کسی اشاعت میں یہ خط شائع کیا جاویگا انشاء اللہ تعالےٰ پمفلٹ کیصورت میں اس خط کو چھاپنے کے لیے حضرت مولانا صاحب اسپر نظر ثانی کر کے کچھ اور بھی ایزاد کرنا چاہتے ہیں اور اُمید کی جاتی ہے کہ عنقریب اس کا طبع ہونا شروع ہو جاویگا

اخویم حکیم فضل الدین صاحب مہتمم کتب خانہ حضرت اقدس احباب کو اطلاع دیتے ہیں کہ وہ قاعدہ یسرنا القرآن جسپر حضرت صاحبزادہ شریف احمد صاحب وجناب مبارکہ بیگم صاحبہ نے بہت چھوٹی عمر میں قرآن شریف پڑھ لیا ہے اور جسکا اعلان متعدد مرتبہ الحکم میں شائع ہو چکا ہے۔ اب بہمہ وجوہ طیار ہو کر شائع ہو گیا ہے اسکے رجسٹری ہونے میں کسیقدر توقف ہو جانے کے باعث جن دوستوں کی درخواستوں کی تعمیل نہیں ہو سکی وہ براہ کرم پھر حکیم صاحب کو اطلاع دیں وہ ان درخواستوں کو محفوظ نہیں رکھ سکے قیمت علاوہ ڈاک ۲ہ ہے۔ اس قاعدہ کے خریدنے میں بہت جلدی کرنی چاہیے ورنہ پھر دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا پڑے گا کیونکہ یہ قاعدہ ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو جاوے گا جو صاحب اپنے بچوں یا بیویوں کو بہت جلد قرآن شریف اور اردو سکھانا چاہتے ہوں وہ اس کے خریدنے میں دیر نہ کریں۔

آیات الرحمٰن یہ قابل قدر کتاب مکرمی مولوی سید محمد احسن صاحب نے کتاب عصای موسیٰ کے رد میں لکھی ہے اور مصنف عصای موسیٰ کے اوہام کا ایسا استیصال کر دیا ہے کہ اب اسکو اپنی وہ کتاب ایک درد انگیز عذاب محسوس ہوگی تجویز قرار پائی ہے کہ اس کے چھپنے کے لیے اسطرح سرمایہ جمع ہو کہ ہر ایک صاحب جو خریدنا چاہیں ایک روپیہ جو اس کتاب کی قیمت ہے بطور پیشگی روانہ کر دیں۔ یہ خواہش ہے کہ جلد تر یہ کتاب چھپ جاوے اس لیے یہ انتظام کیا گیا ہے والسلام
خاکسار میرزا غلام احمد قادیانی

حسبل مصفیٰ۔ مولفہ جناب میرزا خدا بخش صاحب ابو العطا۔ حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی تصدیق میں اور معترضوں کے اعتراضوں کے دندان شکن عقلی

ایک افیونی اور کفر کی منڈی کے ٹھیکیدار ملا کا بیہودہ اعتراض

قولہ مرزا صاحب نے اپنی تالیفات میں دعوی نبوت اور رسالت کا کیا ہی اور یہ آیت خاتم النبین اور حدیث لا نبی بعدی کے خلاف ہے۔ ایسے یہ کفر ہے

اقول چو بشنوی سخن اہل دل مگو کہ خطاست ۔ سخن شناس نۂ دلبرا خطا اینجاست ۔ آپ لوگ بسبب بخل و عناد و نفاق فی قلوبہم مرض کے مصداق بنگئے ہیں اس لیے یہ شعر بھی آپ پر صادق آگیا۔

تخم دشیریں بمذاق دل رنجور تلخیست
بے بصیرت چہ شناسد سخن کامل را

آیت اور حدیث میں نبوة و رسالت تشریعی کا ختم مراد ہے نہ غیر تشریعی کا ورنہ حدیث رویا المؤمن جزء من ستة واربعین جزء من النبوة ۔ مشکوة کتاب الرویا ۔ اور آیہ یمعشر الجن والانس الم یاتکم رسل منکم یقصون علیکم ایاتی وینذرونکم لقاء یومکم ھذا ۔ سے ثابت ہے کہ خدا تعالے قیامت کو تمام ان لوگوں کو جو اسنے ہدایت خلق اللہ کے واسطے دنیا میں بھیجے تھے سب کو رسول کے لفظ سے پکارے گا جسمیں کل مامورین اللہ شامل ہیں آیت اور حدیث سے نبوة و رسالت غیر تشریعی امت محمدیہ کے لیے ثابت ہے ۔ باقی رہے مرزا صاحب کے مضامین ۔ وہ تو بالکل قرآن اور حدیث کی تفسیر ہے مگر چونکہ آپ اسکو سمجھ نہیں سکتے اسلیے میں علماء دین کی تالیف سے چند اقوال پیش کرتا ہوں ذرہ غور سے مطالعہ کیجیے وہو ہذا

الحمد للہ الذی ھدانا لھذا وما کنا لنھتدی لولا ان ھدانا اللہ لقد جاءت رسل ربنا بالحق صلوٰة اللہ تعالے وتسلیماتہ وسبحانہ علیھم وعلی اتباعھم واعوانھم وخزینة اسرارھم للتابعین انبیاء علیھم الصلوة والتسلیمات بجہت کمال متابعت و فرط محبت بلکہ محض عنایت و موہبت جمیع کمالات انبیا متبوعہ خود را جذب می نماید و بکلیت برنگ ایشان منصبغ میگردند حتی کہ فرق نمی ماند درمیان متبوعان و تابعان الخ دیکھو مکتوبات امام ربانی جلد اول ص۲۶۲ پھر صفحہ ۵۵۵ میں لکھا ہے ای فرزند این وقت ہست کہ در امم سابقہ در چنین وقتیکہ پر از ظلمت ست پیغمبرِ اولوالعزم مبعوث می گشت و احیاء شریعت جدیدہ میکرد و درین امت کہ خیر الامم ست و پیغمبر ایشان خاتم الرسل علیہ وآلہ الصلوة والتسلیمات علماء را مرتبہ انبیاء بنی اسرائیل دادہ اند و بوجود علما از وجود انبیا کفایت فرمودہ اند لہذا بر سر ماة از علماء این امت مجددے تعیین می نمایند کہ احیاء شریعت فرماید ۔ علی الخصوص بعد از مضی الف کہ در امم سابقہ وقت بعثت پیغمبر اولوالعزم ست و بر پیغمبرے دران وقت اکتفاء نمودہ اند در چنین وقت عالمے عارفے تام المعرفت درکار ہست کہ قائمقام اولوالعزم امم سابقہ باشد

فیض روح القدس ار باز مدد فرماید
دیگران ہم بکنند آنچہ مسیحا میکرد

پھر مقدمہ تفسیر حضرت شاہی ص۱۰۱ میں لکھا ہے ۔ حدیث شریف میں آیا ہی جسکا خلاصہ یہ ہے کہ ایک روز امام ہمام مہدی علیہ السلام کی خصوصیات حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمائیں جسمیں سوائے اور خصوصیات کے نام والدین ماجدین اور نام نامی اپنا ایک ہی فرمایا صحابہ نے عرض کیا آیا خود بدولت ہی تشریف فرماوینگے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سکوت فرمایا ۔ اسکی اصل تو حقتعالی ہی کو معلوم ہے لیکن بظاہر ایسا دریافت ہوتا ہے کہ چونکہ امام ہمام مظہر اتم کمالات مصطفوی ہونگے مراتب نبوة کے وہ بھی جو اصالة ہیں واقعہ میں فرق تشخص کا ہے کہ حقیقت کی ظہور کے وقت خیال تشخص نظر دل میں باقی نہیں رہتا نظر براں سکوت فرمایا ۔ ہمیں نہ ختم لازم آیا اور نہ برابری جناب رسالت مآب کے ساتھ اور علو شان مہدی علیہ السلام میں کچھ شک نہیں ۔ انتہی ص۱۰۱ مقدمہ تفسیر حضرت شاہی ۔ پھر اقتباس الانوار صفحہ ۵۲ میں لکھا ہے میر سید حسن در شرح فصوص الحکم می نویسد کہ نزد محققان محقق ست محمد بود بصورت آدم در مبدء ظہور نمود و ہم او باشد کہ بصورت خاتم (مہدی) ظاہر گردد۔

اب ہم تو نہیں کہہ سکتے کہ مرزا غلام احمد قادیانی بول رہا ہے ہمارا تو یہ عقیدہ ہے کہ وہی خاتم الانبیاء ہم غریبوں کی دستگیری کے لیے مرزا غلام احمد قادیانی کے لباس میں تشریف لائے ہیں

مزید براں نبوة غیر تشریعی علماء امت محمدیہ میں ہوتی رہی ہے دیکھو مقدمہ تفسیر حضرت شاہی ص۹۵ مراد از پیغمبری و پیشگو (نبوة) نہ نبوة تشریعی ست بلکہ بمعنی خبر دہندہ کہ بسیارے اولیاء امت بعد حضور علیہ السلام شدہ اند و می شوند ۔ انتہی

اور یہ بھی ظاہر کردینا ضروری ہے کہ اگر یہ سوال ہو کہ حضرت مرزا صاحب کو یا کسی اور مجدد کو رسول اللہ یا نبی اللہ کے نام سے کیوں نہیں پکارتے سو اسکا جواب یہ ہے کہ عوام جو فرق مابین نبوة تشریعی و غیر تشریعی نہیں جانتے ان کے سامنے کسی مجدد نبی اللہ کے نام سے موسوم کرنا ان کے واسطے خطرناک امر ہے جس سے کہ عقیدہ ختم نبوة و رسالت تشریعی اٹھ جائے گا اور یہ کفر ہے اور حضرت مرزا صاحب کے لیے یہ الفاظ بولنے جائز ہیں کیونکہ آپ

مختلف خبرین

اسٹامپ سے معافی۔ گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے کہ جدید ہین قانون انتقال اراضی پنجاب کی دفعہ ۵ ضمن دفعہ ۲ کے مطابق کسی سابق رہین کی بجائے کیا جائے۔ اسکی دستاویز پر سابقہ رہن کی دستاویز کے اسٹامپ کی مالیت وضع کر کے اسٹامپ لگایا جائے۔ یعنے اگر نئی دستاویز کے لئے بروئے قانون پانچ روپیہ کا اسٹامپ چاہئے اور سابقہ دستاویز تین روپیہ کے اسٹامپ پر ہے تو نئی دستاویز صرف دو روپیہ کے اسٹامپ پر لکھی جائے۔

مسٹر ولیم - رٹیگن لاہور پنجاب کے مشہور بیرسٹر جو آجکل ولایت مین ہین - اور پارلیمنٹ کے ممبر بھی ہوگئے ہین - اس بات پر زور دے رہے ہین - کہ ولایت کی قانونی تعلیم کے نصاب مین شرع محمدی کو بھی لازم مضمون کے طور پر داخل کیا جائے۔

متھرا - کے مشہور متوفی سیٹھ کی جایداد کے انتظام کے متعلق متوفی کی بیوہ اور بڑے لڑکے مین جو مقدمہ دائر تھا - اسکا فیصلہ ہوگیا ہے۔ ڈسٹرکٹ جج نے لڑکے کو بوجوہات متعدد ناقابل اور رانی کو بوجہ پردہ نشین خاتون ہونے کے معذور قرار دیکر جایداد کورٹ آف وارڈس کے سپرد کی ہے لڑکے نے بعض بیان مختلف لکھائے اور بعض غلط عدالت اسپر ابھی غور کریگی کہ آیا لڑکے پر حلف دروغی کا مقدمہ دائر کیا جاوے یا نہیں - ریاست رامپور نے اسی سیٹھ کو کئی لاکھ روپیہ قرض دیا تھا۔

طاعون قصبہ قصور - پھلور - روپڑ - جالندھر - اور ریاست نابھہ مین بھی نمایان ہوگئی ہے۔ ضلع سیالکوٹ اور دیگر بازدہ علاقو مین وہ بتدریج پھیلتی جارہی ہے۔

فوجی خبرین میرٹھ کی چاندماری ۱۲ دسمبر کو ختم ہوئی ساٹمن کے بعد دیگر انعامات کے لئے مقابلہ ہوا - مہاراجہ سندھیا کا عطا کردہ ایکسو روپیہ کا انعام صوبہدار گنگا سنگھ ۲۶ پنجاب انفنٹری نے لیا - ۲۴ کو میم صاحبات نے چاندماری کی جس مین تیرھوین میچ مین پیاری میر ناز ا - ۲۶ پنجاب انفنٹری ۱۸ وین میچ مین حوالدار بھاگ سنگھ ۳۱ پنجاب انفنٹری اور ۱۹ وین مین نائک اندر سنگھ پلٹن مذکور اول رہا - خاتمہ جلسہ پر کرنیل ول کوٹ نے ایک طویل تقریر کر کے مختلف فوجی معاملات اور فن حرب کے متعدد شعبوں پر قابل غور خیالات اور آرائے ظاہر کین۔

یوروپین۔ تہذیب اور پادریانہ شائستگی اور انجیلی اخلاق کا پچھلی مہینہ خاص بیت المقدس کے متبرک ترین مسیحی معبد مین یونانی کلیسا اور لاطینی کلیسا کے معتقد راہبون نے بہت اچھا نمونہ دکھایا - کینسہ کے صحن کو صاف کرنیکے استحقاق پر تنازعہ ہوا - مقامی حکام نے قیام امن کے لئے کچھ ترکی سپاہیون کا پہرہ بٹھا دیا ادھر دونون گروہون کے سینون مین آتش غضب برابر مشتعل رہی آخر ایک دن اون سے ضبط نہ ہو سکا - اور محافظ سپاہیون کو قلیل الجمعیت دیکھکر دونون فریق آپس مین گتھ گئے لمبی لمبی گونون والے تقدس مآب راہبین نے پتھر - لاٹھی - گھونسہ ہاتھ - دانت - تلوار - تبر - الغرض جو ہتھیار وقت پر کام دیگیا - اوس سے دل کی خوب بھڑاس نکالی - ترکی سپاہی بیچارے چھڑانے کو دوڑے مگر معدودے چند طوفان بے تمیزی مین کیا کر سکتے تھے - اون افسر میجر سعید بک کو ایک پادری صاحب کی کلہاڑی سے چہرہ پر ایسی ضرب لگی - کہ آنکھ کا ڈھیلا باہر نکل گیا - کئی پادری ہلاک اور زخمی ہوئے ایک فریق روس کی حمایت مین ہے اور دوسرا فرانس کی اگر ترکون کا سایہ سر پر نہ ہو تو یہ ایک دوسرے کو کچا چبا جائین - دونون فریق کے بطریق اور دونون ممالک کی سفیر بیداد کی کوشش کر رہے ہین - غریب میجر کو دیکھئے آنکھ کا معاوضہ کیا ملتا ہے جنگ کریمیا کی بنیاد بھی ایک ایسی قسم کا تنازعہ ہوا تھا تفصیل کے لئے تاریخ خاندان عثمانیہ جلد دوم مطالعہ کیجائے۔

مصالحات عدن کے ترکی و انگریزی علاقہ کی حدبندی کے لئے فریقین کے کمشنر عدن پہونچ گئے ہین - ترکی کمشنر کرنل مصطفیٰ رضوی و لفٹنٹ کرنیل ابراہیم بیگ ہین اور انگریزی کمشنر کرنیل وہب میجر ڈیویس (صیغہ پولٹیکل) و لفٹنٹ ٹانڈی (محکمہ پیمائش) ہین۔

سرکاری سفارت ۴ر دسمبر کو کابل پہنچی - اور فاتحہ خوانی و مبارکباد سے فارغ ہوکر ۱۱ دسمبر کو کابل سے روانہ ہوئی وہ ۲۰ دسمبر کو پشاور پہونچ گئی ہوگی۔

باب عالی نے سردست چھ لاکھ پونڈ موجودہ اشد ضروریات کے لئے زرعی بنک کی آمدنی کی مد کی کفایت پر عثمانیہ بنک کی معرفت یورپ سے قرض لیا ہے - بقول ٹائمز موسم بہار میں ایک بھاری رقم قرض لے گا جس مین یہ ۶ لاکھ کی رقم مجرا دیجائیگی۔

فرنچ افریقی مقبوضہ الجیریا کی دیسی آبادی جو صدی گذشتہ کے پہلے ثلث تک سلطنت عثمانیہ کے تابع تھا بوقت فتح مین ۳۰ لاکھ تھی اب ۴۱ لاکھ ہے فرانسیسی ۳ لاکھ کے قریب ہے - اور اسیقدر دیگر اقوام کے اجنبی +

مصر کی آمدنی سال آئندہ کے بجٹ مین ایک کروڑ گیارہ لاکھ ساٹھ ہزار پونڈ اور خرچ ایک کروڑ ساڑھے آٹھ لاکھ پونڈ اندازہ کیا گیا۔

امریکہ نے مسٹر گرسکوم کو طہران مین اپنا سفیر مقرر کیا ہے جہان وہ قسطنطنیہ کے راستہ گیا - سلطان المعظم نے اوسے مع لیڈی صاحبہ شاہی محل مین مدعو کیا اور ضیافت کے بعد پرائیویٹ ملاقات کی بھی عزت بخشی +

دلچسپ واقعات

رنگون مین ایک دیسی سپاہی نے ناک کی فہمائش سے بگڑ کر اوسے قتل کر دیا پھر کئی دیسی اور یورپین اشخاص پر گولیان چلا کے رکہہ اپنے تئین بہی گولی مار کر ہلاک کر دیا۔

کلکتہ کا شرف سال آئندہ کے لئے ایک پارسی مسٹر رستم جی مقرر ہوا ہے

گوا مق بتاریخ ۳ دسمبر جس دن وہان ایک مقامی مسیحی تیوہار تہا۔ اور ہزارون خوش اعتقاد ایک عیسائی ولی کی قبر کی زیارت کو جا رہے تہے۔ زائرین کا ایک جہاز سوارون کی کثرت کے باعث شہر کے عین متقابل کنارہ سے صرف پچاس گز کے فاصلہ پر ڈوب گیا اور تخمیناً ڈیڑہ سو جانین ہلاک ہوئیں۔

ملکہ مرحومہ کی پہلی جوبلی یادگار مین جو پبلک ہال مدراس مین بنایا گیا تہا۔ اس کے لئے کافی چندہ نہ جمع ہوا تہا۔ اور تکمیل کے لئے ہال کی کفالت پر ۵۷ ہزار روپیہ مہاراجہ وزیانگرم سے قرض لیا گیا تہا۔ مہاراجہ صاحب نے تو میعاد کے گذرنے پر کوئی مطالبہ نہ کیا تہا۔ مگر کورٹ آف وارڈس نے جو انکی وفات کے بعد مقرر ہوا ہال کو قرق کے جانے کی درخواست دیدی ہے گورنر مدراس لارڈ ایمپٹ ہل نے دس ہزار روپیہ باقی رقم چندہ سے جمع ہو جانے کی صورت مین اپنی گرہ سے دینے کا وعدہ کیا ہے۔

عیسائی دیسی عیسائی عورتون کو طبابت اور تبلیغ کا کام سکہانے کے منے لئے جنوری سے الہ آباد مین ایک تبرا زنانہ مدرسہ کہولنے والے ہین۔

ارض روم کے مصیبت زدگان کی امداد کے لئے انگریزی وزیر خارجیہ نے ہی ولایت مین چندہ کی فہرست کہولی ہے (جزاہ اللہ جزاءً خیرا)

شاہ ایران جب پچہلی سال یورپ گئے تہے تو آپنے پیرس کی ایک ایجنسی کو تا اقامت یورپ تمام اہم خبرین بذریعہ تار بہیجتے رہنے کا حکم دیا تہا۔ ایجنسی نے اس خدمت کے معاوضہ مین بارہ ہزار فرانک کا بل ایرانی سفیر کو دیا جنہے مطالبہ کو بہت زیادہ بتا کر دو ہزار فرانک پیش کئے ایجنسی نے اس رقم کو نامنظور کر کے شاہ کی خدمت مین عرضی دی۔ طہران سے جواب آیا کہ تمہین اسی روپیہ کا لینا چاہئے۔ لیکن جب کئی ماہ تک روپیہ نہ پہونچا تو ایجنسی نے منیجر شاہ کے برخلاف پیرس مین دعوے دائر کر دیا جسکی اطلاع عدالت کیطرف سے طہران بہیجی گئی ہے اور تاریخ اپریل آئندہ مین ڈالی گئی ہے۔

سلطان جوہور بہی پیرس مین مقدمہ بازی سے نہ بچے کہ آپ کرایہ کے ایک گہوڑے گاڑی پر ایک دوست لیڈی کو سوار کر کے سیر کو گئے گہوڑا اکھڑ کا اور مع سوار گر پڑا۔ لیڈی کو چوٹ آئی اور گہوڑا مر گیا۔ مالک گہوڑے کا معاوضہ مانگتا ہے۔ اور سلطان لیڈی کو چوٹ آنیکا ہرجانہ کہ گہوڑا اسکا ہرا ہوا نہ تہا۔

دنیا مین عورتون کا اکیلا روزانہ اخبار
یہ اخبار جس کا نام لافرانڈ ہے پانچ سال سے بڑی کامیابی سے پیرس دار السلطنت فرانس سے شایع ہوتا ہے سب سے پہلے جب اسکا پرا سپکٹس شایع ہوا اور انگلستان مین خبر پہنچی کہ ایک باہمت فرانسیسی عورت میڈم ڈورانڈ نامی عورتون کا روزانہ اخبار پیرس ایسے شوقین اور عیش دوست شہر سے جاری کرنا چاہتی ہے تو تمام انگریزی اخبارات نے اس خیال پر مضحکا اڑا کر اس نئے اخبار کی موت کی پیشینگوئی کر دی تہی۔ لیکن میڈم ڈورانڈ نے نہ صرف اپنے قول کو مردانہ اور جانثار ثابت کیا بلکہ اپنا تمام سٹاف عورتون ہی کا تیار کیا۔ حتی کہ اسوقت لافرانڈ کے کارخانہ واقع روڈی لافیٹ پیرس مین۔ ایڈیٹر۔ کلرک۔ دفتری۔ ٹائپ رائٹر کمپوزیٹر۔ پریسمین۔ قلی۔ اور چپراسی سب کا کام عورتین ہی سرانجام دیتی ہین۔ میڈم ڈورانڈ اخبار کی پالیسی کو قائم رکہتی ہے۔ اور ایک دوسری عورت میڈم فورنیٹر نامی اخبار کی چیف ایڈیٹر ہے لافرانڈ کے دفتر کے متعلق ایک لائبریری بہی قائم ہے جسمین زمانہ گذشتہ و زمانہ حال کی تمام فرانسیسی مصنف عورتون کی تصانیف رکہی ہین اخبار کی پرچہ کی قیمت صرف نصف پنس ہے۔

چاء کے ذریعہ فربہی دور کرنے کا عجیب و غریب علاج
فرانس کے نامی گرامی اور مشہور و معروف طبیب ڈاکٹر البرٹ رابن نے فربہی کا ایک نیا علاج چاء کے ذریعہ سے ایجاد کیا ہے اور اس کے مریضون یا یون کہئے کہ اس سے علاج کرانیوالون مین قیصر جرمن بہی شریک سمجھے جاتے ہین۔

اس علاج کی خاصیت یہ بیان کیجاتی ہے کہ آدمی خواہ کیسا ہی دیو نژاد کیون نہ ہو وہ سکڑ کر دیکہتے ہی دیکہتے بالکل چہریرا اور پست قد ہو جاتا ہے جو لوگ علاج کراتے ہین انکو صبح کے آٹہہ بجے ناشتہ مین بے دودہ و بے شکر کی چاء کی ایک پیالی تولہ سوا تولہ گوشت کا ٹکڑا یا مچہلی کہانے کو دیجاتی ہے دس مین تک انکو بہگایا جاتا ہے اور ایک گہنٹہ تک اور ریاضت کرائی جاتی ہے پہر صبح کے گیارہ بجے انکو چاء کی ایک دوسری پیالی اُبلے ہوئے انڈے کے ساتہہ دیجاتی ہے پہر سہ پہر کو اگر ان لوگون کو بہوک معلوم ہوتی ہے تو انکو ایک ٹکڑا گوشت کا یا مرغی کا جوڑہ سرکہ مین بہیگی ہوئی ایک روٹی اور بے دودہ اور شکر کی چاء دیجاتی ہے پہر شام کے چار بجے ان لوگون کو صرف چاء کی پیالی دیجاتی ہے۔ شام کے سات بجے اُن لوگون کو وہی چیزین ذرا کم مقدار مین کہانیکو دیجاتی ہین جو سہ پہر کے ناشتہ مین دیگئی تہین۔ اور چاء کی پیالی پلائی جاتی ہے سوال یہ پیدا ہوتا ہے

سوال یہ ہوتا ہے کہ چار پینے کے بغیر بھی فقیر آدمی اس علاج سے فائدہ اٹھا سکتا ہے؟ اس علاج میں بھید یہ ہے کہ جب چار کے ذریعہ سے مریض کے ہیجان پریشان کیا جاتا ہے اسوقت وہ فاقہ کے اثر سے متاثر ہو کر دبلا ہوتا ہے۔ مسکہ۔ آلو۔ اور تمام نشاستہ دار چیزیں مریض کو دیجانی بند کر دیجاتی ہیں چار کا لٹکا جو ہمیں لگایا گیا ہے وہ صرف اس خیال سے کہ یہ نہ معلوم ہو سکے کہ علاج موثر کسطرح ہو سکتا ہے یا صرف ایک لوٹے و پانی اور سب سے بڑھ کر صرف گرم پانی سے بھی یہ غرض پوری ہو سکتی ہے۔

مقبرہ کی لوٹ۔ ایشیا کے مشہور فاتح تیمور لنگ کی قبر سمرقند میں پائی جاتی ہے اور خبر آئی ہے کہ اس مقبرہ پر چور پڑے اور یہاں علم قدامت کی دلچسپی کی نہایت قیمتی چیزیں تھیں وہ سب کچھ اکھاڑ لے گئے ہیں اس قبر کے اوپر یادگار کی قیمتی تختی تھی وہ بھی جاتی رہی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہاں حفاظت کا انتظام خاطر خواہ نہیں تھا۔

سستے قسم کا جرم جاپان میں اگر کوئی کتا رات کو بھونکے تو اس کے مالک کو گرفتار کر لیا جاتا ہے اور ایک سال تک اس سے مصیبت کا کام لیا جاتا ہے ہم نہیں جانتے کہ مالک کیونکر کتے پر اسقدر کنٹرول حاصل کر سکتا ہے کہ وہ رات کو نہ بھونکے اور کتے کے فعل کا وہ کیونکر ذمہ وار کیا جاتا ہے۔

ہر مذاق کے شہر۔ اگر خدا نے آپ کو کم آمدنی دی ہے تو موزا سویڈن کے قصبہ آرسا میں تشریف لے جایئے وہاں ٹیکس ہے نہ بچوں کی پڑھائی دینی پڑتی ہے۔ ٹیلیفون مفت استعمال کیجیے۔ ٹریم گاڑی پر مفت سوار ہو جیے۔ وہاں میونسپلٹی کی آمدنی لکڑی کی فروخت سے اسقدر ہوتی ہے کہ تمام اخراجات دیکر دو لاکھ روپیہ سال بچ رہتا ہے۔

اگر موسیقی کا شوق ہو تو ڈسٹارو جم برزیل میں جا کر رہیے۔ پندرہ ہزار آدمیوں کی آبادی اور ہر گھر میں خواہ وہ کیسا ہی غریب ہو کم از کم ایک پیانو موجود ہے۔ شہر کے باشندوں کا مذاق موسیقی اسقدر بڑھا ہوا ہے کہ وہاں کم از کم موسیقی کی ۲۰ سوسائیٹیاں ہیں اگر امن کامل کی خواہش ہو تو امریکہ کے شہر ناشوا میں سکونت اختیار کیجیے اسکی آبادی ۲۰ ہزار ہے نہ وہاں وکیل ہیں۔ نہ پادری۔ تجارت کا کام سارا کام گورنمنٹ کرتی ہے اور اسوجہ سے سکوں کی ضرورت نہیں ہوتی سڑکوں کی صفائی اور مرمت اہل شہر باری باری سے کرتے ہیں اور لوگ اسقدر امن پسند ہیں کہ وہاں پولیسمین کی ضرورت نہیں دکھائی دیتی۔

ہندوستان کی مصدقہ مردم شماری ہندوستان کی مردم شماری کے تفاصیل کی نظر ثانی ہو چکی ہے جس کے روسے ملک کی مردم شماری حسب ذیل ہے آسام اکسٹھ لاکھ چھبیس ہزار تین سو تینتالیس۔ بنگالہ ۷ کروڑ ۵۴ لاکھ ۳۴ ہزار ۸۶۶۔ بمبئی ایک کروڑ ۸۵ لاکھ ۱۵ ہزار ۵۸۷۔ مدراس دو کروڑ ۳۸ لاکھ ۹۹ ہزار ۱۹۲۔ ممالک مغربی و شمالی و اودھ چار کروڑ ۷۶ لاکھ ۹۱ ہزار ۷۸۲۔ پنجاب دو کروڑ ۲۴ لاکھ ۵۵ ہزار ۸۱۹ (نئے سرحدی صوبہ کی آبادی ۲۱ لاکھ ۲۵ ہزار ۴۸۰ ہے جو پنجاب کی آبادی سے خارج کر دینی چاہیے) بڑودہ کی آبادی ۱۹ لاکھ ۴۲ ہزار ۶۹۲ ہے بنگالہ کی ریاستوں کی آبادی ۳۷ لاکھ ۴۸ ہزار ۵۴۴ ہے پنجاب کی ریاستوں کی آبادی ۴۴ لاکھ ۲۴ ہزار ۳۹۸ ہے راجپوتانہ ایجنسی کی ریاستوں کی آبادی ۹۸ لاکھ ۲۳ ہزار ۳۶۱ ہے۔

افریقہ کی حالت۔ ایک جانب اطمینان دلانے والی چیزیں موصول ہوتی ہیں کہ معاملات جنوب افریقہ طے ہو رہے ہیں ہنوز آخر کا سلسلہ قائم ہو گیا ہے اور شخص کو اجازت دی گئی ہے کہ لوٹ خرید سے ہنڈیاں بھیجو۔ دوسری جانب اکثر ولایتی اہل الرائے کی رایوں کا خیال کیا جاتا ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ حالت نازک ہے فتح بھی بھرتی ہو رہی ہے والنٹیر ابھی جمع کیے جاتے ہیں گھوڑے بھی بھیجے جاتے ہیں رسد بھی جمع کی جاتی ہے اور جسقدر رسوتا اور تانبا افریقہ کی کانوں سے نکل کر نہیں آیا ہوگا اس سے زاید وزن میں گولیاں پہاڑوں میں گلائی جا رہی ہیں۔ سرکاری فہرست مقتولین و مجروحین کو پڑھ کر رونگٹے کھڑے ہوتے ہیں اور اسپر بھی ایک جانب سے اطمینانی ظاہر کی جا رہی ہے یہ کہ انگلستان کو آخر میں کامیابی ضرور نصیب ہوگی کہنا دشوار نہیں ہے مگر سوال یہ ہے کہ کب انگلستان جنوب افریقہ کی پیچیدگیوں سے نجات حاصل کریگا۔ اب اندازہ کیا جاتا ہے کہ اس آخری مہم کے بعد بوئروں کا بالکل قلع قمع ہو جائے گا اور آیندہ موسم بہار میں لارڈ کچنر صاحب لندن واپس آ سکیں گے۔ خدا کرے یہ امیدیں پوری ہوں اور لارڈ کچنر کی واپسی مثل لارڈ رابرٹس کی واپسی کے نہ ہو۔

اس عرصہ میں اہل الیایوں کی جسقدر تقریریں ہوئیں ان سے یہ ضرور پایا جاتا ہے کہ وزرا تنگ آ گئے ہیں اور جنگ کسی نہ کسی طرح سے ختم کرنا چاہتے ہیں۔ کچھ تو اس خیال سے ناراضی پیدا ہوئی ہے کہ ٹیکس کے بڑھانے کی پھر تجویز ہے اور تیاری بجٹ سال آیندہ کے موقع کا انتظار نہ کر کے تین ہفتہ کے بعد جب پارلیمنٹ کا افتتاح ہوگا مسائل متعلق اضافہ ٹیکس پیش ہونگے کچھ اس خیال سے کہ اب یہ ڈر نہیں ہے

کر ٹرنسوال فتح نہ ہو سکے گا بلکہ خوف ہے کہ حکومت کیونکر ہو گی ہندوستان اور ٹرنسوال کی نظیر دی گئی ہے۔ برہما اور ٹرنسوال کا مقابلہ کیا گیا ہے۔ مگر نظیروں کے دینے والے یہ نہیں خیال کرتے ہیں کہ ان ممالک کی رعایا اور ٹرنسوال کی رعایا میں زمین و آسمان کا فرق ہے صحیح ہے کہ بعد غدر تسلط ملک میں گورنمنٹ کو ایک سال صرف کرنا پڑا۔ برہما میں گورنمنٹ کو ڈکیتوں اور ستودہ پشتوں نے جو اپنے تئیں ملکی سردار بتاتے تھے دو سال تک ملک میں تسلط نہیں ہونے دیا۔ مگر یہ تو خیال نہ کیا جائے کہ سوائے ایک تعداد باغیوں کے رعایا نے کسی قسم کی مخالفت نہیں کی تھی بلکہ شرکت کی اور امن و امان اپنے لیے ضروری سمجھ کر باغیوں کا قلع و قمع کرایا۔ برہما میں تھیبو کے مظالم سے رعایا اسقدر تنگ آگئی تھی کہ اس نے باقاعدہ گورنمنٹ غنیمت سمجھکر خیر مقدم کیا۔ دس برس میں برہما کی ترقی پر رعایا کے قلب کی کیفیت کا اندازہ حکام کو خاص کے دورہ میں ہو گا جو حضور وائسرائے نے برہما میں کیا ہے۔ برہمی رعایا کو ٹرنسوال کی رعایا کا مقابلہ ہی کیا ہو سکتا ہے۔ پس جو اہل الرای یہ کہتے ہیں کہ پچاس ہزار فوج کی ضرورت ہو گی کہ ٹرنسوال میں تسلط ہو۔ وہ مطلق مبالغہ سے کام نہیں لیتے ہیں۔ یہ پہلو ہے جو اسوقت لبرل فریق کے سرگروہ کنسرویٹو فریق کے روبرو پیش کرتے ہیں۔ جس پہلو کو لفاظی نظر انداز نہیں کر سکتی ہے۔

بیان کیا جاتا ہے کہ صرف دو شخص صلح کے مخالف ہیں: لارڈ ملنر گورنر کیپ اور مسٹر چیمبرلین وزیر نوآبادیات جنگ۔ مگر یہ یقین کرنا دشوار ہے صلح کے راستہ میں بہت سی دقتیں ہیں جو ہم خوف کرتے ہیں کہ اس موسم بہار میں بھی مرتفع نہیں ہو جائینگی جس کے پہنچنے کی انگلستان کے اکثر مقامات میں فکر ہو رہی ہے

جلسہ تاجپوشی شہنشاہ معظم کی تحریک سے ہم کے پہلے اس خون خرابہ کو کسی طرح سے بند نہ ہونا چاہیے۔ یہ خواہش حضور کے عقیدت مند اور دعاگو رعایا کی ہو گی ایک تحریک اس قسم کی خواہش کے اظہار کو شروع ہونے والی ہے جس تحریک میں حضور کے تمام حصص دنیا میں پھیلی ہوئی رعایا بدل شریک ہو گی۔

اہل امریکہ کی زیادتی عمر۔ بیان کیا جاتا ہے کہ کلجگ کے اثر میں ہندوستانیوں کی زندگی گھٹتی جاتی ہے مگر امریکہ میں کلجگ کا اثر نہیں ہے۔ جہاں انسان کی عمر بڑھ رہی ہے اور سب سے بڑھ کر قابل ذکر یہ بات ہے کہ بچوں کی موت کم ہوتی ہے پانچ سال سے کم عمر بچوں پر موسم کا زیادہ اثر پڑتا ہے جبتک توانائی اور قوت حاصل نہیں ہوتی ہے۔ بچے زیادہ تر خرابی صحت کے شکار ہو جاتے تھے کمی کی وجہ صاف ہے۔ اطمینان ہر ایکطرح آسایش مکان کی صفائی کے ساتھ غذا صاف ملتی ہے گھی کی جگہ گلو کا روغن کھانے میں نہیں آتا ہے۔ باشندگان کو اطمینان ہے۔ باشندے خوشحال ہیں اس باعث ضرورت اس کی نہیں رہ گئی ہے کہ جو کچھ انا پ شناپ ملا جائے معدہ میں ٹھونس لیں۔ ڈاکٹر اس خیال میں رہتے ہیں کہ کون غذا زود ہضم ہے حفظان صحت کے اصول کی پیروی ہوتی ہے۔ باشندگان کی انسانی زندگی پوری حد تک گذارتے ہیں متوسط درجہ والوں کی صحت امرا و غربا سے اچھی رہتی ہے اور یہ دستور کی بات ہے کہ جہاں انسان غربت میں اکثر کمی غذا کے باعث نقصان اٹھاتا ہے تو دوسری جانب زیادہ قیمتی غذا سے جو لازم ہے کہ ثقیل ہو نقصان اٹھاتا ہے۔

ڈھاکہ میں برقی روشنی۔ ڈھاکہ میں برقی روشنی کے افتتاح رسم بڑے فخر کار ادا کی گئی۔ عالی حضور نواب سر احسن الله بہادر کی فیاضانہ دریا دلی سے شہر ڈھاکہ کو یہ نعمت غیر مترقبہ نصیب ہوئی۔ اگر افسوس تھا تو صرف یہ کہ حضور لفٹننٹ گورنر بہادر بذات خود تشریف نہ لا سکے بجائے حضور ممدوح کے مسٹر بولٹن صاحب تشریف لائے۔ حضور نواب صاحب بہادر کیطرف سے استقبالی دعوت کا انتظام پہلے سے سرانجام کیا گیا تھا۔ احسن منزل کا وسیع ایوان نہایت خوبی و نزاکت سے سجایا تھا مسٹر بولٹن صاحب کی نشست ایک خاص مچان پر تھی جس کے سامنے داہنے بائیں کی قطاروں میں دیگر رؤسا و شرفا و سرکاری عہدہ داران قرینے سے رونق افروز تھے حضور نواب صاحب بہادر نے بذات خود استقبال کیا۔ آپ کیطرف سے مسٹر سیو سنح صاحب نے استقبالی تقریر کی مسٹر بولٹن صاحب نے دلچسپ جواب دیا۔ ہمیں خصوصاً نواب سر احسن الله بہادر کی عالیشان فیاضیوں اور رفاہ عام دریا دلیا کا قابل فخر تذکرہ تھا۔ خاتمہ تقریر پر مسٹر گارتھ صاحب کے کہنے سے مسٹر بولٹن صاحب بہادر نے ایک ستر کے پیچکو دبایا جو ان کے سامنے میز پر رکھا تھا دبانیکے ساتھ ہی تمام شہر ڈھاکہ میں ایسی عجیب و غریب روشنی سے دن ہو گیا کہ ویسی روشنی اہل ڈھاکہ نے آجتک نہ دیکھی تھی اس مہربانی کی یادگار میں حضور نواب صاحب بہادر کیطرف سے ایک طلائی قلم و منیش مسٹر بولٹن صاحب کو بطور تحفہ کے پیشکش کی گئی۔ اور پرتکلف دعوت تمام حاضرین کو بخشی نواب سر احسن الله بہادر نے شاہ عالم پناہ کا جام صحت تجویز کیا۔ تب آتشبازی کی کیفیت دیکھی گئی جسکے بعد یادگاری جلسہ برخاست ہوا۔ تمام شہر ڈھاکہ کے زن و مرد بوڑھے بچے اس روشنی اجرا پر بشاش ہیں

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں - نامور ڈاکٹروں اہالیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کے لئے اکسیر ہے - ضعف بصارت - تاریکی چشم - دھند - جالا پڑبال - غبار - پھولا - سرخی - ابتدائی موتیا بند - ناخنہ - پانی جانا - خارش وغیرہ - معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھ کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں - چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کے استعمال کرنے کی حاجت نہیں رہتی بچے سے لے کر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکسان مفید ہے قیمت اس لئے کم رکھی ہے کہ عام و خاص اس سرمہ سے فائدہ اٹھا سکیں **قیمت** فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو (۲) روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلےٰ قسم فی تولہ مبلغ تین (۳) روپیہ ہے خاص ممیرہ قیمتاً میں عنایت ہوگا - مصری سرمہ فی تولہ ۴ - خرچ ڈاک بذمہ خریدار -

المشتہر پروفیسر مہا سنگھ اہلووالیہ بمقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ان بزرگوں کے سرٹیفکیٹ جنہوں نے تجربہ کیا

(۱) میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ ممیرے کا سرمہ جو سردار مہا سنگھ اہلووالیہ نے ایجاد کیا ہے بڑی بیش قیمت اور مفید دوا ہے بالخصوص مفصلہ ذیل امراض کے لئے بمنزلہ اکسیر ہے آنکھوں سے پانی کا جانا دھند - سوزش ہر قسم جسکو عموماً آنکھ آنا کہتے ہیں - جلن اور سرخی - نظر ناخنہ باہر اور اندر کی جلی کا زخم وران سے پیپ کا گرنا چونکہ اس سرمہ میں کوئی مضر کیمیاوی شے نہیں ہے اس لئے ہر کسی کے لئے اسکا استعمال مفید ہے مفصلات میں جہاں لائق ڈاکٹروں کا ملنا مشکل ہے وہاں ایسی مفید دوا کو ضرور پاس رکھنا چاہیے اسکے بلا شک میں شہادت دیتا ہوں کہ مذکورہ بالا امراض کے لئے ممیرے کا یہ سرمہ ضروری مفید ہے

راقم ڈاکٹر ایم - بی - سانگلی صاحب بہادر ایم - ڈی - ایم - ایس - سند یافتہ یونیورسٹی ایڈنبرگ - (انگلینڈ) امرتسر

(۲) میں بڑی خوشی سے ممیرے کے سرمہ کو فائدہ بخش ہونے کی نسبت شہادت دیتا ہوں کہ جو سردار مہا سنگھ صاحب اہلووالیہ نے تیار کیا ہے میں نے اسکا تجربہ اپنی پریکٹس میں بعلاج مریضہ مسماۃ اودھم دئی عمر ۴۰ سالہ ساکنہ لاہور پر کیا ہے مریضہ مذکور کی آنکھوں کی پلکوں میں خورد خورد دانے نکلے ہوئے تھے اس کی آنکھیں عرصہ سے سرخ اور دکھتی ہوئی تھیں ان میں اکثر سوزش رہتی تھا اسکی بینائی میں اسقدر ضعف آگیا تھا کہ سوئی میں دھاگہ بھی نہیں پرو سکتی تھی اور وہ ان اشیاء کو جو اس کے بہت قریب رکھی جاتی تھیں صاف طور پر نہیں دیکھ سکتی تھی مریضہ کو پورے تین ہفتہ تک سرمہ کا استعمال کرایا جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ تمام امراض کو اس کی صحت پائی

راقم خان بہادر ڈاکٹر محمد حسین ایل - ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن پنشنر و آنریری مجسٹریٹ لاہور سابق پروفیسر میڈیکل کالج لاہور

(۳) بیخ ممیرے کا سرمہ جو سردار مہا سنگھ نے تیار کیا ہے ان مریضوں پر کہ جنکی آنکھیں بہت کمزور اور بیمار تھیں استعمال کر کے دیکھا مفید پایا میری رائے میں خاصکر ان مریضوں کو واسطے جنکی آنکھوں سے پانی جاری رہتا ہو اور جو ضعف بصارت اور کمزوری کا نظر ہو یہ سرمہ نہایت ہی مفید ہے

راقم - ڈاکٹر مرزا جمیل محمد اسحٰق بہادر ایل ایم - ایس - اسسٹنٹ سرجن و پروفیسر میڈیکل کالج لاہور - حال آنریری سرجن گورنر جنرل ہند

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب پانچ ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اسکو مبلغ پانچ ہزار روپیہ انعام دیا جائے گا جو لاہور کے پنجاب بینک میں بطور ضمانت کے جمع کیا گیا ہے

مارچ سنہ ۱۸۹۸ء میں جمع کیا گیا ہے ۔

دھویا ہوا پھر کبھی میلا اور ناپاک نہیں ہوتا اور انھیں وہ شربت پلایا جاتا ہے جسکے پینے والا کبھی پیاسا نہیں ہوتا انھیں وہ زندگی عطا ہوتی ہے جسپر کبھی موت وارد نہیں ہوتی انھیں وہ جنت دیا جاتا ہے جس سے کبھی نکلنا نہیں ہوتا برخلاف اس کے وہ لوگ جو اس چشمہ سے سیراب نہیں ہوتے اور خدا کے ہاتھوں نے جسکا مسح نہیں ہوتا وہ خدا سے دور جاتے ہیں اور شیطان کے قریب جاتے ہیں انھوں نے خدا کی طرف آنا چھوڑ دیا ہے + اور یہی وجہ ہے کہ ان میں تسلی کی کوئی راہ باقی ہے نہ اُن کے پاس دلائل ہیں اور نہ تاثیرات۔

ایک عیسائی سے اگر پوچھا جائے کہ تو جو دعوی کرتا ہے کہ مسیح کے خون سے میرے گناہ پاک ہوگئے ہیں تیرے پاس اسکا کیا ثبوت ہے؟ وہ کونسے خوق العادت امور تجھمیں پیدا ہوے ہیں جنھوں نے ایک غیر معمولی خدا ترسی اور نکوکاری کی روح تجھ میں پھونک دی ہے تو وہ کچھ جواب نہ دے سکے گا برخلاف اس کے اگر کوئی مجھ سے پوچھے تو میں اسکو ان خارق عادت امور کا زبردست ثبوت دیسکتا ہوں اور اگر کوئی طالب صادق ہو اور اسمیں شتاب کاری اور بدظنی کی قوت بڑھی ہوئی نہ ہو تو میں اسے مشاہدہ کرا سکتا ہوں۔

بعض امور ایسے ہوتے ہیں کہ اگر ان کے دلائل نہ بھی ملیں تو ان کی تاثیرات بجائے خود انسان کو قائل کر دیتی ہیں اور وہی تاثیرات دلائل کے قائمقام ہو جاتی ہیں + کفارہ کے حق ہونیکے اگر وہ دلائل عیسائیوں کے پاس نہیں ہیں جیسا کہ وہ کہدیا کرتے ہیں کہ یہ بھی ایک راز ہے تو ہم پوچھتے ہیں کہ وہ ان تاثیرات ہی کو پیش کریں جو کفارہ کے اعتقاد نے پیدا کی ہیں۔ یورپ کی اباحتی زندگی دور سے ان تاثیرات کا نمونہ دکھا رہی ہے۔ اس سے بڑھ کر وہ کیا پیش کرینگے اور یہ ایک عقلمند کے سمجھ لینے کے واسطے کافی ہے کہ کیا اثر ہوا؟

ایک اور بات ہے جو یاد رکھنے کے قابل ہے۔ جسپر غور نہ کرنے کی وجہ سے بعض آدمیوں کو بڑے بڑے دھوکے لگے ہیں اور وہ جادہ مستقیم سے بھٹک گئے ہیں۔ اور وہ یہ ہے کہ انسان کی پیدایش ایک قسم کی نہیں ہے۔

جیسا بوٹیاں ہزاروں قسم کی ہوتی ہیں اور جمادات میں بھی مختلف قسمیں پائی جاتی ہیں کوئی چاندی کی کان ہے کوئی سونے کی کوئی پیتل اور لوہے کی اسی طرح پر انسانی فطرتیں مختلف قسم کی ہیں بعض انسان ایک قسم کی فطرت رکھتے ہیں کہ وہ ایک گناہ سے نفرت کرتے ہیں اور بعض کسی اور قسم کے گناہ سے۔

مثلاً ایک آدمی ہے کہ وہ چوری تو کبھی نہیں کرتا لیکن زناکاری اور اور قسم کی بیحیائی اور بیباکی کرتا ہے یا ایک زنا سے تو بچتا ہے لیکن کسی کا مال مار لینے یا خون کر دینے کو گناہ ہی نہیں سمجھتا اور بڑی دلیری کے ساتھ ایسی بیہودہ بات اور افعال کا مرتکب ہوتا ہے + غرض ہر ایک آدمی کو جو دیکھتے ہیں تو اُسے کسی نہ کسی قسم کے گناہ میں مبتلا پاتے ہیں اور بعض حصوں میں اور بعض قسم کے گناہوں میں بالکل معصوم ہوتے ہیں۔ پس جسقدر افراد انسانوں کے پائے جاتے ہیں انکی بابت ہم کبھی بھی قطعی اور یقینی طور پر نہیں کہہ سکتے کہ وہ سب کے سب ایک ہی قسم کے گناہ کرتے ہیں نہیں بلکہ کوئی کسی میں مبتلا ہے کوئی دوسرے میں گرفتار ہے۔ کسی قوم کی بابت وہ مغرب میں ہو یا مشرق میں ہم نہیں کہہ سکتے کہ وہ بالکل گناہ سے بچی ہوئی ہے صرف اسقدر تو مانیں گے کہ وہ فلاں گناہ وہ نہیں کرتی مگر یہ کبھی نہیں کہہ سکتے کہ بالکل نہیں کرتی۔ یہ فطرت اور یہ قوت کہ بالکل گناہوں سے بیزاری اور نفرت پیدا ہو جاوے سچی تبدیلی کے بغیر کبھی مل نہیں سکتی اور اسی تبدیلی کو پیدا کرنا ہمارا کام ہے۔

جو لوگ صدق دل اور اخلاص کے ساتھ صحت نیت اور پاک ارادہ اور سچی تلاش کے ساتھ ایک مدت تک ہماری صحبت میں رہیں تو ہم یقیناً کہہ سکتے ہیں کہ خدا تعالی اپنی تجلیات کی چمکار سے ان کی اندرونی تاریکیاں کو دور کر دے گا اور انہیں ایک نئی معرفت اور نیا یقین خدا پر پیدا ہوگا اور یہی وہ ذریعے ہیں جو انسان کو گناہ کے زہر کے اثر سے بچا لیتے ہیں اور اس کے لیے تریاقی قوت پیدا کر دیتے ہیں یہی وہ خدمت ہے جو ہماری سپرد ہوئی ہے اور اسی ایک ضرورت کو میں پورا کرنا چاہتا ہوں جو انسان اس زنجیر اور قید سے نجات پانیکی ضرورت محسوس کرتا ہے جو گناہ کی زنجیر ہے اسی طریق پر نجات ملیگی پس اگر کوئی قصے کہانیوں کو ہاتھ سے پھینک کر اور ان وہمی حیلوں اور خیالی ذریعوں کو چھوڑ کر کہ کیسی خودکشی بھی گناہ سے بچا سکتی ہے صدق اور اخلاص سے یہاں رہے تو وہ خدا کو دیکھ لے گا اور خدا کو دیکھ لینا ہی گناہ پر موت وارد کرتا ہے ورنہ اتنی ہی بات پر خوش ہو جانا کہ فلاں گناہ مجھمیں نہیں ہے یا فلاں عیب سے میں بچا ہوا ہوں حقیقی نجات کا وارث نہیں بنا سکتا۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ کسی نے اسٹرکنیا کھا کر موت حاصل کی اور کسی نے سم الفار یا باوام کے زہر سے جان دیدی۔ ہمکو اس سے کچھ غرض نہیں ہے کہ عیسائیوں کے طریق نجات پر یا کسی اور مذہب کے پیش کردہ دستور پر کوئی لمبی چوڑی بحث کریں

تجربہ اور مشاہدہ خود گواہ ہے۔ ہم تو صرف وہی طریق بتانا چاہتے ہیں۔ **جو خدا نے ہمیں سمجھایا ہے** اور جس طریق پر ہمیں اطلاع دی ہے پس گناہوں سے بچنے کا **سچا طریق** جو ہمیں بتایا گیا ہے اور جسکو کل انبیاء کی پاک جماعت نے اپنے اپنے موقعہ پر دنیا کے سامنے پیش کیا ہی وہ یہی ہے کہ انسانی جذبات پر انسان کو اسی وقت کامل فتح مل سکتی ہے اور شیطان اور اسکی ذریت کی شکست کا وہی وقت ہو سکتا ہے جب انسان کے دل پر ایک **درخشاں یقین** نازل ہو کہ خدا ہے اور اسکی پاک صفات کے صریح خلاف ہے کہ کوئی گناہ کرے۔ اور گنہگاروں پر اسکا غضب بھڑکتا ہے اور پاکبازوں کو اسکا فضل و رحمت ہر بلا سے نجات دیتے ہیں۔

اور یہ **معرفت** اور یہ **یقین** حاصل نہیں ہو سکتا جب تک ان لوگوں کے پاس ایک عرصہ تک نہ رہیں جو خدا تعالیٰ سے ایک شدید تعلق رکھتے ہیں اور خدا سے لے کر مخلوق کو پہنچاتے ہیں۔

بس یہی ہماری غرض ہے جو لیکر ہم دنیا میں آئے ہیں اور اسی کو ہم نے آپکو سنا دیا ہے اب آپ اسپر غور کریں اور جو سوال آپ کو اسپر ہو وہ آپ بیشک کریں۔

حضرت اقدس نے اپنی تقریر کا ایک حصہ یہاں ختم کر دیا اور جناب مولوی محمد علی صاحب کو ایما فرمایا کہ وہ انگریزی میں اس کا ترجمہ کرکے ان کے بخوبی ذہن نشین کر دیں۔ چنانچہ مولوی صاحب موصوف نے جس خوبی سے اس مضمون کو مختلف حصوں میں تقسیم کرکے اپنے طور پر مسٹر ڈی ڈکسن صاحب کو سنایا اسکا لطف وہی لوگ اٹھا سکتے تھے جو اسوقت ساتھ تھے اور انگریزی زبان سمجھ سکتے تھے

ہم بیریادل کے ساتھ اعتراف کرتے ہیں کہ جو تقسیم اس مضمون کی مولوی صاحب نے اسوقت کی اور جس عمدگی کے ساتھ انہوں نے اسکو ادا کیا وہ بھی ربانی تائید کے بدون ممکن نہیں ہم اس تقریر کا ترجمہ تو یہاں کسی طرح سے نہیں دے سکتے اور نہ اسکی ضرورت ہے کیونکہ وہ مندرجہ بالا تقریر ہی کا ماحصل تھا مگر ہم ناظرین پر اپنے خیال میں ظلم کرینگے اگر انکو اس تقسیم مضمون سے محروم رکھیں اسلیے ہم ان حصص کا خلاصہ دیدیتے ہیں جو تقسیم مضمون میں انہوں نے کیے۔

اول۔ صاحب موصوف کو یقین دلایا کہ آپ کے مہمان ہونے کی صورت میں ہم آپ کو ایک تحفہ دینا چاہتے ہیں اور وہ تحفہ یہ تقریر ہے کہ گناہ سے بچنے کا طریق آپ کو بتاؤں اس لیے بھی کہ انبیاء علیہم السلام کی بڑی غرض یہی امر ہوتا ہے اس لیے ہی یہ مضمون آپکو سنانا چاہتا ہوں۔

دوم۔ گناہ سے نجات پانے کی ضرورت عالمگیر ضرورت ہے اور ہر قوم وملت کے لوگوں نے اسکو محسوس کیا ہی اور اس کے لیے مختلف طریقے تجویز کیے ہیں۔ ان طریقوں کا تجویز کرنا اور اس ضرورت کو محسوس کرنا بتاتا ہے کہ گناہ سے بچنے کی ضرورت انسانی فطرت کا تقاضا ہے۔

سوم۔ جو طریقے گناہ سے بچنے کے لیے ایجاد کیے گئے ہیں وہ ناکافی ثابت ہوئے ہیں مثال کے طور پر عیسائی مذہب کے کفارہ کا طریق کوئی مفید اثر پیدا نہیں کر سکا۔

چہارم۔ جب گناہ سے بچنے کی ضرورت فطرتی طور پر محسوس ہوتی ہے پھر اسکا اصل علاج کیا ہے۔

پنجم۔ اصل علاج گناہ سے بچنے کا بھی انسانی فطرت میں ایک اصول اور نمونہ رکھتا ہے۔

ششم وہ نمونہ یہ ہے کہ انسان مفید چیزوں کی رغبت کرتا ہے اور مضر سے دور بھاگتا ہے۔ پس گناہ کے مضار کا علم اور نیکی کے مفاد کی معرفت ضروری ہے جو خدا پر سچے یقین سے پیدا ہوتی ہے۔

ہفتم۔ یہ معرفت کیونکر ہو۔ اور سچا یقین خدا تعالیٰ پر کیسے پیدا ہو؟ یہ خدا تعالیٰ کے ماموروں برگزیدوں کی صحبت میں رہنے سے ملتی ہے۔

ہشتم۔ اسوقت بھی خدا تعالیٰ نے ایک سلسلہ قائم کیا ہے جو آپ کو گناہ سے نجات پانے کی راہ بتاتا ہے۔

نہم۔ وہ سلسلہ میرا سلسلہ ہے اور خدا نے مجھے مامور کرکے بھیجا ہے۔

غرض ہمارے خیال میں یہی تقسیم ان کی بیان کی تھی۔ اس کے متعلق مفصل تقریر اوپر ہم نے درج کر دی ہے۔ مولوی محمد علی صاحب نے جب یہ تقریر بیان کر دی۔ اور مندرجہ بالا امور پر بحث کر چکے تو مسٹر ڈکسن نے اپنا سلسلہ کلام اس سوال سے شروع کیا۔

مسٹر ڈکسن۔ کیا خدا اس جہان میں سزا دیتا ہے یا دوسرے جہان میں

حضرت اقدس نے اس سوال کا جو جواب دیا اس کے سننے کے لیے ناظرین کو کسی دوسری اشاعت الحکم کا شوق سے انتظار کرنا چاہیے۔ اور دعا کریں کہ خاکسار ایڈیٹر اسے پیش کر سکے کیونکہ ساری توفیقیں خدا ہی کے ہاتھ میں ہیں۔

آغاز کردہ ام تو رسانی بہ انتہا

جیسا گذشتہ ہفتہ میں اطلاع دیجا چکی ہے الحکم کا یہ اشو اس سال کو رخصت کرتا ہے اور خدا تعالیٰ کے فضل و کرم پر بھروسہ کرکے آیندہ سال کے لیے قوم اور ملک کی خدمت اور سچی بھلائی کے پاک ارادوں کی توفیق کی دعا کرتا ہے۔ خدا کرے کہ ہم میں سے ہر ایک کو اس پاک سلسلہ کی خدمت کی ہر پہلو سے جو کسی کو ملی ہی توفیق ملے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ
حمد مر خدا را و سلام بر بندگان
خدا کی حمد اور اس کے برگزیدہ
الذین اصطفیٰ۔ اما بعد
برگزیدہ و سے۔ اما بعد
بندوں پر سلام
فاعلموا ایہا الاخوان اولو
اے برادران دانشمند خدا
بھائیو اے دانشمندو خدا تعالے
النہیٰ رحمکم اللہ فی الاولیٰ
در ہر دو جہان بر شما رحم فرماید
تمہیر دونوں جہانوں میں رحم
والاخریٰ۔ ان الطاعون
بدانید کہ طاعون
کرے طاعون نے تمہارے
قد حلت بلادکم۔ وقلت
در شہر ہائے شما رخت اقامت
شہروں میں ڈیرہ ڈالدیے اور تمہارے
آبادکم۔ وتخطف کثیرا
انداخت و جگر ہائے شما پارہ پارہ کردہ۔ و بسیارے
جگر و نکو پارہ پارہ کر دیا اور تمہارے بہت
من احباءکم و اباءکم و
را از دوستان و پدران و
سے دوستوں باپوں بیٹوں
ابناءکم۔ وبناتکم ونساءکم
پسران دختران و زنان
بیٹیوں اور جوروں اور ہمسایوں
وجیرانکم وخلانکم۔
و ہمسایگان از شما ربودہ
کو اچک کرے گئی۔

ولکم فیہ بلاء عظیم۔ من
و دریں مصیبت برائے شما از خدا وندِ دانا
اور تمہارے لیے اس میں خدا وند علیم حکیم کی طرف سے
اللہ العلیم الحکیم۔ ولا
و مہربان آزمائش بزرگ ست۔ و ہر
بڑا ابتلا اور امتحان ہے۔ اور
ینزل بلاء الا بسبب من
بلائے را کہ نازل می شود
جو بلا نازل ہوتی ہے اسکے چار ہی
الاسباب الاربعۃ۔ وکذالک
چار سبب است واز
سبب ہوتے ہیں اور ابتدائے
جرت سنۃ اللہ من بدو الفطرۃ
آغاز آفرینش سنت خداوندی برہمیں اصل رفتہ
فطرت سے خدا کی سنت اسی طرح جاری ہے
الاول اذا تخطی الناس مراضی
اول آنکہ چوں مردم از راہ رضامندی حق
پہلا یہ ہے کہ جب لوگ خدا کی خوشنودی کی راہ سے
اللہ واتلفوا حقوقہ بترک
دور افتند و عفت و عبادت را ترک
نکل جاتے اور عفت اور عبادت کو چھوڑ کر
العبادۃ والعفۃ۔ وجعلوا
گفتہ حقوق ویرا ضائع سازند و زندگی
اسکے حقوق تلف کر دیتے ہیں اور خودی
یعیشون بطرا وفخرا ولا
در خود بینی و ناسپاسی و پندار بسر برند
اور گھمنڈ میں زندگی بسر کرتے ہیں اور آخرت
یلتفتون الی الاخرۃ۔ ولا
و نگاہے بسوئے آخرۃ نکنند و از ارتکاب
کیطرف دھیان نہیں کرتے اور فسق و
یبالون فسقا وفجورا ولا یقومون
فسق و فجور باکے ندارند و رعایت حدود
فجور کی پروا نہیں کرتے اور خدا کی حدوں
علی حدود حضرۃ العزۃ۔ و
خداوندی بجا نیارند و
کی پاسداری نہیں کرتے اور اسکے
یدا وسون احکامہ ویفسقون
احکام وے را در زیر پا سپرند
حکموں کو پامال کرتے اور اسکے سامنے
امامہ ویغضبونہ بالاصرار
وپیش دیدہ وی سیاہ کاریہا کنند و او را
بدکاری کرتے اور گناہ پر اصرار کرکے

علی الجرائم الفاحشۃ۔ والثانی
خشمگیں کنند دوم آنکہ
اسے غضب دلاتے ہیں۔ دوسرا
اذا لم یطیعوا اولی الامر
آنکہ چوں سر از اطاعت آں اولی الامر
جب لوگ ان اولوالامروں کی نافرمانی
الذین یدعونہم الی المصالح
بیرون کشند کہ ایشاں سوئے مصالح
کرتے ہیں جو مصلحت الٰہی سے انہیں
الدینیۃ والدنیویۃ وقد
دنیا و دین می خوانند مصلحت
دیجاتے ہیں اور رعیت کے
او تو ہم بالمصلحۃ الالٰہیۃ
ایزدی او شاں را بر سر ایشاں
غلہ کے لیے بھیجے گئے ہیں کے
وجعلوا کرتم لعرمۃ الرعیۃ
مسلط گردانیدہ واو شاں در حق رعیت بمنزلہ
ہوتے ہیں
وکذلک اذا عصوا ملوکہم
و رعایا مفسد و باغی گردد و یا از جادہ فرمان
اور رعایا مفسد اور باغی بن جاتی اور
وافسدوا وبغوا وخرجوا من
بیرون نہد
اطاعت کی رسی گردن سے اتار ڈالتی ہے
ربقۃ الاطاعۃ۔ وما نصروہم
و در امور معروفہ
اور معروف باتوں اور جائز امور کو
فی المعروف والامور المندوبۃ
مندوبہ مددگار آں حکام نباشد
میں انکی مدد نہیں کرتی
وظنوا بہم ظن السوء وقلبوا
و در حق ایشاں گمان بد برد و در دل راہ
اور انکی نسبت بدگمانی کرتی اور لڑائی
امورہم بالمعارضۃ والمقابلۃ
بہر دو از راہ ستیزہ و آویزہ کار ہا
اور مقابلہ کرکے ان کے معاملات کو درہم
والمجادلۃ۔ وما تاذبوا معہم
ایشاں را شیرازہ و ابگسند و در رنگ
برہم کرتی ہے اور نا داروں اور
وما انقادوا لہم وامرہم
سعادتمندان وفا کیشاں با ایشاں
سعادتمندوں کی طرح اس یارب

کاھل الوفاء و السعادۃ ۔ و
جستہ بہ نماید واز قبول احکام ایشان
پیش نہیں آتی اور ان کے حکموں
ارادوا ان یقطعوا ما وصل
سرباز زنند و بخواہد کہ آن چیز را ببرد کہ خدا
نہیں مانتے اور خدا کے جوڑے ہوئے کو
اللہ و یدفعوا ما اتاہ اللہ
پیوستن آن را می خواہد و آن چیز را دفع بکنند کہ خدا
کاٹنا چاہتے اور دفع کرتے ہیں اس شے
بالحکمۃ العظیمۃ ۔ الثالث
آن را نظر بر مصالح بزرگ آوردہ سوم آنکہ
کو جسے خدا بڑی بھاری مصلحت سے لایا ہے ۔ تیسرا
اذا ضنوا بقبول امام بعث
چون در قبول کردن آن امام بخل بورزند کہ
جب لوگ اس امام کے قبول کرنے میں بخل
علی راس المائۃ ۔ وارسل
بر سر صد مبعوث شدہ و باد لائل
کریں جو صدی کے سر پر مبعوث ہوا ۔ اور روشن
بالدلائل الساطعۃ ۔ وجحدوا
روشن آمدہ و دانستہ
دلیلوں کے ساتھ اسے بھیجا گیا ہو اور جان بوجھ کر
بایاتہ واستیقنتھا انفسھم
از بخل و کمینگی نشانہائے وے را انکار
بخل اور کمینہ پن سے اس کے نشانوں کا انکار
بالبخل والدناءۃ ۔ واذوہ
بنمایند و وے را آزار
کریں اور اس کی ایذا دہی
وحقروہ وکفروہ وارادوا
و تکفیر و تحقیرش کرده بدہند و بخواہند
اور تحقیر اور تکفیر کریں اور تیغ و سنان
ان یقتلوہ بالسیوف و
کہ با تیغ و سنانش بکشند
سے اسے مار ڈالنا چاہیں ۔
الاسنۃ ۔ ورفعوا الامر
و از بیداد و ستم سگالی
اور ظلم اور فریب سے
الی الحکام ظلما وزورا
قضیہ مارا بہ حکام ببرند
حکام تک مقدمے لیجائیں
واخفوا وجہ الحقیقۃ ۔
و بر چہرہ حقیقت کا پردہ ہا بیفگنند ۔
اور اصل بات کو پوشیدہ کر دیں

الرابع اذا صار الناس کدود
چہارم آنکہ چون مردم مانند مور و مار
چوتھا جب کہ لوگ کیڑوں مکوڑوں کی
یاکل بعضہ بعضا وما بقی
و دد و دام یکدیگر را بخورند و نشانیے
طرح ایک دوسرے کو کھانے لگ جائیں
فیھم ذرۃ من الرحمۃ ۔ ولم
از رحم در دل شان نماند و رحم
اور ذرا بھی رحم انہیں نہ رہے اور مخلوق
یبق فیھم رحم علی
آوردن بر خلق
پر ترس کھانا
الخلیقۃ ۔ وما رعوا حق الصغار
و پاس حق کوچک و بزرگ
اور چھوٹے بڑے کی حق کی رعایت
ولا حقوق العلیۃ ۔ فھذہ
را بگذارند آگاہ باشید
ترک کر دیں یاد رکھو
اربع من علل الطواعین
کہ طاعون نابود سازندہ خانہ برانداز را
نابود کرنیوالی طاعون کے یہی چار
الحاطمۃ ۔ نسئل اللہ ان
ہمیں چار سبب ہست ۔ از خدا مسئلت می نمائیم
سبب ہیں ہم خدا سے دعا کرتے
یحفظنا واحبابنا منھا بالفضل
کہ ما را و دوستان ما را بفضل و کرم خویش
ہیں کہ وہ ہمیں اور ہمارے دوستوں کو فضل سے
والرافۃ ۔ وعندی شر الاسباب
ازان نگہ دارد ۔ و ہمیں سبب اسے بد در
اس سے محفوظ رکھے اور میرے نزدیک یہی
ھی ھذہ ولا یعرفھا الا
گمان من ہست و لے دانشمندان بے
بڑے سبب ہیں مگر دانشمند ان اسباب کو
ذووا الفطنۃ ۔ فاتقوا اللہ
بعضہم آن سے برند ۔ پس از خدا بترسید
سمجھتے ہیں ۔ سو خدا سے ڈرو
ولا تقربوھا ان کنتم
و اگر سلامت می خواہید بہ گرد ایں
اور سلامتی چاہتے ہو تو ان
ترتادون طرق السلامۃ ۔
اسباب مگردید
سببوں کے نزدیک نہ جاؤ ۔

وقد قلت من قبل فما
و من پیش ازیں بار نیز بشما گفتم و لیکن شما
اور میں نے اس سے پہلے بھی کہا مگر تم نے
اصغیتم ۔ وھدیت فما
گوش نکردید ۔ و راہ بشما نمودم و لے شما
کان نہ دھرے اور میں نے راہ بتائی
اھتدیتم ۔ والیت فما رأیتم
ہدایت نیافتید ۔ و شما را وا نمودم و لے شما ندیدید
پر تم نے ہدایت نہ پائی اور میں نے تمکو دکھایا پر
والیوم القی فی روعی ان
امروز در دلم انداختند کہ آن وصیت را
تم نے نہ دیکھا آج میرے دل میں آیا ہے
اکرر ثلث الوصیۃ ۔ واستخلص
بر شما تکرار کنم و برائے استخلاص بریت
کہ پھر ایک دفعہ تمہیں وصیت کر دوں
باتمام الجھد لنفسی البریۃ
نفس خود جہد درست آورم
اور اپنی بریت کے لیے جہت پیدا کر لوں ۔
فاسمعوا ولا تعرضوا ۔ واتقوا
پس بشنوید و رو بر نتابید و از خدا بترسید
سنو اور منہ نہ پھیرو اور خدا سے ڈرو
ولا تفسقوا ۔ وقوموا للہ و
و از فرمان وے سر باز نزنید و برائے خدا ایستادہ
اور اس کے حکموں کو نہ توڑو اور خدا
لا تقعدوا واطیعوا ولا
باشید و سست منشینید و گفتار مرا بپذیرید و
کے لیے کھڑے ہو جاؤ اور سست بیٹھو اور
تتمردوا ۔ واذکروا اللہ ولا
ترک سرکشی بکنید ۔ و خدا را یاد آورید و از غفلت
کہا مانو اور سرکشی نہ کرو اور خدا کو یاد کرو اور
تغفلوا ۔ واعتصموا بحبل اللہ
باز آئید و ہمہ فراہم شدہ ریسمان خدا را
غفلت چھوڑ دو اور سب ملکر خدا کی رسی کو
جمیعا ولا تفرقوا ۔ وزکوا
بچنگ بزنید و پراگندہ و پریشان نشوید و تزکیہ
پکڑ لو اور فرقہ فرقہ نہ بنو اور اپنے نفسوں کو
نفوسکم ولا تدنسوا ۔ و
خود را پاک بکنید و آلودہ و چرکین نگردید ۔ و
پاک کرو اور میلے کچیلے نہ رہو اور اپنے
طھروا بواطنکم ولا تلطخوا
باطنہائے خود را صاف بنمائید و از آلودگی ہا بپرہیزید
باطنوں کو پاک کرو اور آلودگی سے بچو

واعبدوا ربکم مخلصین
و پروردگار خود را پرستید و با وے کسی را
اور اپنے رب کی عبادت کرو اور شرک
ولا تشرکوا - وتصدقوا ولا
انباز نسازید - و از مال خود صدقات بخشید
نہ کرو اور صدقے دو اور
تبخلوا - واصعدوا الی السماء
بخیل نباشید و کوشش بکنید کہ بر آسمان بالا
بخیل نہ بنو اور آسمان پر چڑھنے کی کوشش کرو
ولا الی الارض لا تخلدوا -
روید بسوے وبر زمین سر فرود نیارید
اور زمین کی طرف نہ جھکو
وارحموا ضعفائکم فی الارض
و بر زیر دستاں ببخشائید
اور ضعیفوں پر رحم کرو
ترحموا فی السماء وتنصروا -
تا بر شما بخشایش آورند و
تاکہ تم پر بھی آسمان میں رحم کیا جاوے۔
واطیعوا الله وملوککم
و فرمانبردار خدا و شاہان خود بروید
اور خدا اور اپنے بادشاہوں کی اطاعت کرو
ولا تفسدوا - ولا تخالفوا الحکام
و شور و فساد برپا نکنید و در پیش احکام
اور فساد نہ کرو اور حکام کے حکموں اور فیصلوں
فی احکامهم وقضاءهم و
و فرامین و امضا ہاے حکام سرباز
اور پروانوں وغیرہ میں انکی مخالفت
فصلهم وامضاءهم - ولا
نزنید - و خلاف
نہ کرو اور انکی رضا کے خلاف ایک
تقدموا القدم ولا تؤخروا
رضاے ایشاں گامے پیش و پس ننہید
قدم بھی آگے پیچھے نہ رکھو
خلاف رضاءهم - واذا امرتم
و ہرگاہ فرمایند
اور جب کوئی انکی طرف سے حکم
فاحضروا ولا تقوموا کسالی
و سوے ایشاں حاضر شوید و در اطاعت بپا یید و بر آواز
آوے تو حاضر ہو جاؤ اور انکے بلانے پر سست اور
عند دعائهم - ولا تجاوزوا
ایشاں کوفتہ و خستہ وا ننشینید - و خلاف قوانین
کاہل ہوکے نہ بیٹھو - اور انکے قانونوں کی

قوانینهم - ولا تقربوا توهینهم
ایشاں راہ نزوید و توہین و اہانت ایشاں
خلاف ورزی نکرو اور انکی توہین نہ کرو
واذا اشرتم الی خدمة فسارعوا
روا مدارید و چوں خدمتی بشما تفویض کنند دریکبار
اور جب کوئی خدمت تمہیں سپرد کیجاوے تو بہت جلد
الی الامتثال - واسعوا ولو
آور دنش بجان و دل بکوشید اگرچہ بر قلہ
حکم مانو اور اس کے پورا کرنیکی سعی کرو خواہ
علی قنن الجبال - ولا تخنتوا
کوہہا بلند بر آمدن ضرورت افتد - و چوں جاہلان
پہاڑونکی چوٹیوں پر چڑھنا پڑے اور جاہلوں کی
معاذیر کالجهال - ولا تابوا
بہانہ پیش نیاورید و چوں دوں
مانند عذر نہ تراشو اور خوب کمینوں
کالقوم الاراذل - واعلموا
ہمتاں سرباز نزنید و بدانید
کہ سلامتی حکموں کے قبول کرنے
ان السلامة کلها فی قبول
کہ سلامت در قبول احکام ست
میں ہے
الاحکام والملامة کلها
و ملامت در
اور ملامت نافرمانی اور
فی الاباء والخصام - وانا
نافرمانی و پیکار کردن - و ما
جھگڑے میں ہے اور ہم
نشکر الله علی ما من علینا
سپاس خدا بجا می آریم کہ ما را در زیر سایہ
خدا کا شکر کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں
بعهد السلطنة البرطانیة
عہد سعادت مہد دولت برطانیہ جاگزین فرمودہ
سلطنت برطانیہ کا عہد بخت
وافاض علینا بتوسطها انواع
و بتوسط ایں دولت بزرگ در حق ما
اور اس کے ذریعہ سے بڑی بڑی
الالاء بالالطاف الرحمانیة
مہربانیہا کردہ
مہربانیاں اور فضل ہمپر کیے
فوجدنا بعد ومنها انواع النعم
از قدوم ایں دولت عظمی نعمتہا دیدیم
ہم نے اس سلطنت کے آنے سے انواع اقسام کی
نعمتیں پائیں

وهذب قومنا وعلموا وتجوا
مردم ما بحلیہ علم و ادب
ہماری قوم نے علم اور تہذیب سیکھی اور بہائم
من عیشة النعم - وتقلوا الی
آراستہ شدہ و از طرز زندگی
کی زندگی سے نکلنا انہیں نصیب ہوا اور دیوانی
الکمالات الانسانیة - من
بہائم بیروں آمدن و یرا میسر آمدہ و بپوشش
جذبوں سے نکل کر انسانی کمالات پر
الجذبات الحیوانیة - فحصل
جذبات حیوانیہ را از تندروں کردہ حلہ
پہونچنا میسر آیا - سو ہمیں اب
لنا امن وامان فوق الامل
فاخرہ کمالات انسانی دربرکردہ ما را فی الحقیقت
گورنمنٹ کے طفیل امید اور فکر سے
بل فوق حدود الافکار - و
از طفیل ایں دولت کبری بیروں از وہم و گمان
بڑھ کر امن اور امان ملا اب ہم زمین
طفقنا ندج علی الارض دبج
امن و امان حاصل شدہ اکنوں ما می توانیم کہ
پر گایوں کی طرح نہیں بلکہ بار دار اونٹنیوں
الصوار بل کالعشار - بالتؤدة
چوں گاوان بلکہ چوں شتران گشنی با آرام
کی مانند بڑے وقار اور سہولت سے سفر کرتے ہیں
والهون والوقار - من غیر
و آسانی بر روے زمین سیر و سیاحت
اور ہمیں ڈاکوؤں اور بد ذات
خوف المتخطفین والشانئین
کنیم و ما را ہیچ باک از رہزنان و بد اندیشان
دشمنوں کا کچھ بھی ڈر نہیں ہوتا اور ہم
من الاشرار - وندلج وندلج
نیست و در پارہ اول شب و
رات کے پہلے حصہ میں اور پچھلے میں
وحدانا فی الفلا وبلاخوف
آخر آں تنہا بے خوف و خطر از اغیار
اکیلے بلا خوف و خطر
من الاغیار - واجری الوابور
و شتکار می توانیم کہ راہ بریم و عاری بخار
سفر کرتے ہیں اور ریل گاڑی کے چلنے سے
فما بقی حاجة الی الافائیل
گاری آتشیں شتران و قافلہ ہا و اسپان
و شتوں اور قافلوں اور گھوڑوں کی

ذ الفوائل والمصاد فاصلحوا
ازیں کار بر اندیشید اختیار هیچ احتیاج بآن نماند
کوئی ضرورت نہیں رہی اب مناسب ہے
نیاتکم واحسنوا الظن فی
اکنوں باید که نیتهای خود را راست بکنید و در
که اپنی نیتوں کو درست کرو اور اس سلطنت
هذه الدولة - واتوها
حق این دولت بزرگ گمان نیک بکنید و با دل
کی نسبت نیک گمان کرو اور صاف دلی
مطیعین بصفاء الطویة
صاف و پاک در حضور وی حاضر بیائید
اور پاک نیت سے اس کے حضور حاضر ہو
ولا تعثوا فی الارض باغین
و چون باغیان در زمین فتنه و غوغا برانگیزید
اور زمین میں باغیوں کی طرح فساد کرتے
ولا تشردوا کالطاغین -
و مانند تیره کاران راه گریز پیش نگیرید
اور سرکشوں کی طرح بھاگے بھاگے نہ پھرو
واعلموا ان هذه الدولة
و بدانید که این سلطنت دست ستمگاران
اور خوب سمجھلو کہ سلطنت نے تمہیں ایذا
کفت عنکم اکف الظالمین -
از آزار و ایذای شما بر بست -
دینے سے ظالموں کے ہاتھ بند کر دیے
وایقظتکم بعد ما کنتم
شما در خواب بودید این سلطنت شما را بیدار
اور تم سوتے تھے اور اس نے تمہیں جگایا
نائمین - وقامت لحفظکم
ساخت - و در سفر و حضر پاسبانی شما
اور تمہارے سفر اور حضر میں تمہاری
فی تربتکم وغربتکم وجلت
کرد و چون شما بیرون برای طلب رزق میرفتید
پوری نگہبانی کی اور جب تم کہیں کا روزگار
علیکم حافظا عند نجعتکم
و بسوی خانه باز می آمدید در هر دو
کرتے اور معاش کی تلاش میں جاتے تھے
ورجعتکم - وکلاءت عرضکم
صورت از طرف حکومت برای شما
اور پھر وطن کو واپس آتے ہو دونوں
وعرضکم - ونولت صحتکم
محافظان متعین اند حکومت نگہبانی مال
صورتوں میں گورنمنٹ کی طرف سے بہتر

وفرضکم - وآمنکم مضارت
وآبروی شما کرد چنانچه باید نمود و در حالت بیماری هم
محافظ معتبر ہیں اور اس نے تمہاری آبرو
سبباً لزیادة عددکم - وعدة
تندرستی از خبرگیری شما کوتاهی نه کرد
اور مال کی خوب نگہداشت کی اور صحت میں اور
عددکم - وقامت فی کل
وشما را امن بخشید که از واسطه آں در مال و
بیماری میں تمہاری خبرگیری کی اور تمکو امن بخشا جسکے
مواطن لمددکم وحسن سلوکها
دولت وکثرت نفوس وسامان شما افزونی
سبب سے تم دولت اور مال میں اور کثرت میں ترقی
فی سککم ومسککم واثبتت
پدید آمد و این سلطنت در هر میدان
کر گئے اور سلطنت ہر میدان میں تمہاری مدد کو کھڑی ہوئی
انها لکم کولکم وما منکم - و
بجهت اعانت شما قدم محکم فشرد و با یاران
اور تمہارے یاروں اور دوستوں اور مکانوں کی نسبت خوب
قد حقت لها علیکم حقوق
شما و جاهای شما حسن سلوک بجا آورد و آشکار کرد
سلوک کیا اور ثابت کر دیا کہ وہ تمہاری پناہ اور جائے
المن - وحفظتکم من الاغارة
که او برای شما جای پناه و امن ست - بر گردن
امن ہے اب تم پر اس کے احسان کے حقوق ثابت ہیں
والشن - وادت حق الکلاءة
شما حقوق منت وی ثابت ست - و شما را
اور اسنے تمہیں ڈاکوؤں اور چوروں سے بچایا اور نگہبانی
فی مالکم وعیالکم - وصار
محفوظ داشت از غارتگران و تاگر بر سر [illegible]
مال و عیال کی نسبت نگہبانی کا حق ادا کر دیا۔ اور
طولها سبباً لطول آجالکم - و
و در حق مال و عیال شما حق پاسداری ادا کرد
اسکی مہربانی تمہاری عمروں کی درازی کا سبب ہوئی اور
نالتکم منها عافیة غیر عافیة -
و مہربانی و فضل وے سبب درازی عمرهای شما شد
اس سے تمہیں ایسی عافیت ملی جو [illegible]
ورزقتم رفاهیة بلا رجة
و ارزوی شما را عافیتی بدست آمد که نا پدید گشتنی نیست
اور پھر یاد کرے - والی نہیں اور تمہیں پوری
کافیة - وکفتکم مخاشی اللاواء
نیست و آرامی هر چه تمامتر در سر شما آمد
رفاہیت حاصل ہوئی اور اس نے تمہیں دکھوں اور

وکنفتکم بغواشی الآلاء -
وشما را رستگاری بخشید از بلاهای وحشتناک
درندوں کی خوفناک جگہوں سے بچایا اور اپنے
حتی ماظفر بکم اظفار الاعد
در و دریچ و با خانه های نعمت و مکرمت
فضل و کرم کی حمایت اور پناہ میں لیا ابتہ
فلا تخرسنکم عشیة فی اداء
شما در پناه و سایه خویش در آورده
حال ہے کہ دشمنوں کا ناخن بیداد کی تم تک رسائی
شکرها - ولا لکنة فی تکرار
تا این که اکنوں ناخن بیداد دشمناں بشما نمی رسید
نہیں ہوسکتی سو مناسب ہے کہ اس گورنمنٹ
ذکرها - فان جزاء الاحسان
پس گنگ نزند شما بیهوشی در ادای شکر وی و نه
کے شکر کے ادا کرنے میں اور ذکر و تذکرہ میں گونگے
احسان - والتغافل من الشکر
گنگلاجی و تکرار ذکر - چه که کیفر نیکی نیکی است و چشم
اور بیہوش نہ بنجاؤ اس لیے کہ احسان کا بدلا احسان ہے اور شکر
کفران - ووالله انها لکم من
بر هم بستن از سپاس گزاری ناسپاسی ست - و سوگند
غفلت کرنا کفران ہے اور میں اللہ کی قسم کھا کر کہتا ہوں
ایمن العوذ - واغنی عنکم من
بخدا که این سلطنت بجهت شما تعویذی بس نگرفت
کہ یہ سلطنت تمہارے لیے بڑا امن بخش تعویذ ہے اور
لابسی الخوذ - والمحامد کلها
همایوں ست و با وجود وی هیچ حاجت ببرداران خود پوش
ایسے ہوتے کسی خود پوش مددگار کی ہمیں ضرورت نہیں
لله علی ما آتانا قیصر لا یقصر
نماند و در حقیقت هر گونه حمد مر خدای راست که مارا قیصر
اور حقیقت میں ساری حمدیں اللہ کیلیے ہیں جسنے ہمیں ایسا
فی تفقد احوالنا - ویسعی
عطا فرموده که از باز جستن احوال ما هیچ غفلت نمی ورزد
قیصر عطا فرمایا جو ہمارے حال کی خبرگیری اور
لیخرجنا من ادحالنا - ورد
و می کوشد که ما را از مغاک پستی بیروں آرد و ایزد
پرورش میں کوئی قصور اور کوتاہی نہیں کرتا
الینا دیننا بعد ما زالت
مهربان دین ما را بما باز داد و بعد از آن که ملت
اور کوشش کرتا ہے کہ ہمیں پستی سے باہر لاوے
الملة عن اماکنها وجعل
از مکان خود زائل گردیده بود و قیصره [illegible]
اس نے ہمارا دین ہمیں پھیر دیا بعد اس کے کہ

قیصرۃ الھند و قیصرھا کمثل
وقیصر را مامن و
مذہب اپنے مسکانوں سے اکھڑ چکا تھا اور یہی نے
مامنہا فھذہ رحمۃ من الرحمٰن
گردانید پس این ہمہ رحمت رحمان و منت
قیصرہ ہند اور قیصر کو اسکا مامن بنایا سو یہ
ومنۃ من المنان۔ واذ العبد
منان ست و تا بندہ
رحمن کی رحمت اور منان کی منت ہے۔ اور اگر بندہ
اذا کان لا یشکر اللہ عند
کہ چوں بندہ در ہنگام فرود آمدن نعمت شکر
نزول نعمت کے وقت خدا کا شکر نہ کرے
نزول النعماء۔ فتنزل علیہ
خدا نکند البتہ بروے کوفتنے
تو بلا اسپر نازل ہوتی ہے
قارعۃ من البلاء۔ فلا شک
از بلا نازل می شود۔ پس شک نیست
سو نہیں شک نہیں
ان ھذا الطاعون قد حلت
کہ این طاعون از این گناہاں در دیار شما
کہ انہی گناہوں کے سبب سے طاعون نے تمہارے شہروں میں
دیارکم لھذہ الخطیات فانقلبوا
فرود آمدہ پس بسوے طاعت الٰہی
ڈیرہ جما رکھا ہے اب بہت جلد طاعت کی طرف
الی الطاعات باسرع الخطوات
باگامہاے شتاب و تیز حرکت بکنید
قدم اٹھاؤ اور اپنے آپ کو گناہوں سے
واحفظوا انفسکم من السیئات
خود را از گناہان رستگاری بخشید۔
بچاؤ
وان عملتم علی قولی فارجو
واگر بر گفتار من عمل کردید امید دارم کہ ایں
اور اگر تم میری بات پر عمل کروگے تو مجھے امید ہے
ان یدفع منکم ھذا البلاء
بلا از سر شما دفع کردہ شود و سختی دور شود
کہ یہ درد تم سے دور ہو جاویگی اور آرام
ونزول الضراء۔ وتکثر النعماء
و آسانی افزوں گردد
اور چین ترقی کرے گا
فاجیبونی ما الارادۃ۔ اقبول
پس جواب بدہید کہ چہ رای می زنید آیا قبول میکنید
اب جواب دو کہ تمہاری کیا رائے ہے۔ مانتے ہو

منکم او الاباء۔ وما علاج
آیا انکار می آرید و علاج طاعون بجز
یا انکار کرتے ہو اور طاعون کا کوئی علاج
الطاعون الا الاتقاء۔ و
تقوی و زاری کردن و
بجز پرہیزگاری اور
التضرع والدعاء وترون
و دعا نیست و می بینید
گڑگڑانے اور دعا کے نہیں اور تم دیکھ رہے ہو
انہ نزلت بساحتکم لاہلاککم
کہ طاعون برای ہلاک کردن شما فرود آمدہ
کہ وہ تمہیں ہلاک کرنے کو تمہاری آنگنوں میں
ودنت فناء کم لافناء کم۔
و برائے فنا کردن شما در صحن خانہ شما خیمہ زدہ
اتری ہے اور تمہیں فنا کرنے کو تمہارے
وکاین من اباء کم وابناء کم
و بسیارے از پدران و پسران شما
صحنوں میں داخل ہو گئی ہے اور کسقدر تمہارے
صاروا صیدہ فتدبروا
نخچیر وے گردیدہ اند پس باید کہ بر
باپ اور بیٹے اسکا شکار ہو گئے سو بات اثنائی
مآلکم بدھاء کم۔ وکم منکم
زیرکی در انجام خود اندیشہ نمائید و بسیارے
اور زیرکی سے اپنے انجام میں غور کرو
ادخلوا فی جرابہ وشوھم
از شما در جوال وی داخل کردہ شدند و قصاب
اور کتنے تم میں سے اس کے تھیلے میں ڈالے
القدر لکبابہ۔ العلمون
و قضا ایشان را برای کباب وے بریاں کرد۔ آیا
گئے اور قضاء و قدر نے ان کے کباب بنائے کیا تمہیں
من این اثرہ۔ وکیف عجرہ
می دانید کہ این دار و گیر و اثر طاعون از چہ سبب
بریاں کیا۔ تمہیں کچھ علم بھی ہے کہ اس کی ساری
وبجرہ۔ فاعلموا انہ نتیجۃ
پس بدانید کہ آن نتیجہ بدکاری
کارروائی کی جڑ کیا ہے سو یاد رکھو کہ یہ سب
فسقکم وفجورکم۔ فابکوا
و نابکاری شماست پس گریہ بکنید
نتیجہ تمہارے فسق و فجور کا ہے اب [illegible]
ولیس وقت سرورکم۔
کہ وقت شادمانی نیست۔
کہ یہ خوشی کا وقت نہیں ہے۔

وطھروا امام اللہ دخیلۃ
و نہان خود را پیش دیدۂ خدا پاک بسازید
اور اپنے اندرونی معاملات کو خدا کے سامنے
امرکم۔ وادفعوا غیم فکرکم
و ابر ماہ خود را دفع بکنید
پاک کرو اور اس ابر کو جو تمہارے چاند پر آ گیا ہے
لیبعد اللہ منکم ھذا الذئب
تا خدا ایں گرگ و دہشت را از نزد شما
دور کرو تا خدا اس بھیڑیے اور خوفناک
وھذہ المفازۃ۔ ویھب لکم
دور گرداند و شما را عزت و بزرگی بخشد
جنگل کو تم سے دور کرے اور تمہیں عزت
الکرامۃ والعزازۃ۔ فقوموا
پس گرد اگرد خانہ خود را رفت و روب نمائید
اور بزرگی عطا کرے۔ اور اپنے گھر کی ساری
عن انکم واخلعوا الصلف
ولاف و گزاف را ترک کنید و چہار اطراف
طرفوں کو خوب پاک صاف کرو اور لاف
وتلافوا ما سلف۔ وان لم
گزشتہ را تلافی نمائید واگر باز نیامدید
و گزاف چھوڑ دو اور جو گذر چکا ہے اسکی
تنتھوا فاعلموا ان قولی
پس بدانید کہ گفتار من گفتار
تلافی کرو اور اگر تم باز نہ آؤ تو جان لو کہ میری
لیس کقول الساحر۔ وقد
فسانہ گو نیست و مہر آئینہ
بات کسی افسانہ گو کی بات نہیں دیکھو
دخل ملککم بلاء کالسیل
بلا چوں سیل رواں در ملک شما درآمدہ
بلا جرار سیل کی طرح تمہارے ملک میں داخل
الھام۔ فمن تلقف قولی
پس ہر کہ گفتار مرا بپذیرفت
ہو چکی ہے۔ سو جو شخص میری بات کو قبول
شیخا کان او حدثا۔ و
پیر باشد یا برنا
کرے گا بوڑھا ہو یا جوان ہو اور اسی پر
استخلص جنا لا عبثا
و آنرا سنجیدہ دانست نہ ہرزہ
بس سنجیدہ بات سمجھے گا اور سب
وقیل الکلام۔ وقطع الخصام
و ایں سخن را گوش قبول شنید و ہمہ ستیزہ و جنگ
جھگڑے چھوڑ دیگا وہ کامیاب ہو گا۔

فقد تمّ المرام۔ فارجعوا
بگذاشت۔ او بالیقین بسر مراد رسید۔ پس بسوئے
سو اب تم حکم قاضی
الی الحَکَم القاضی۔ وتیجو
حکم قاضی رجوع بیارید و از آنچہ بگذشت
کی طرف آجاؤ اور اپنی گذشتہ کرتوتوں
انفسکم علی الماضی۔ واحسبوا
پشیمانی و افسوس بخورید و گفتہ مرا یکی
پر پشیمان ہو جاؤ۔ اور میری
قولی هذا من صنعتی و
و احسان از من در حق خود بشمرید
بات کو اپنے حق میں میرا بڑا احسان یاد کرو
مبرتی۔ وفیه مسرتکم و
و دریں شادمانی من و شماست
اسمیں میری خوشی اور تمہاری خوشی ہے
مسراتی۔ ومن قبل قولی
و آنکہ قول مرا قبول داشت
اور جو شخص میری بات کو قبول
فارجوان یجیره بالله۔ ویبعد
امیدوارم کہ سختت دل ری بستہ گردد و
کریگا مجھے امید ہے کہ خدا اسکو ہلکی شکست دورت
عنه بلباله۔ ایها الناس
رنج و سختی ازو دور کرد و دہشت و احوال دل بسکونت
کر دیگا اور اسکے رنج و غم دور کرکے اسکو اطمینان بخشیگا
قد اشرب حسی۔ وبانی
ای مردم حس من فرو خورانیده شدست و فرا
اے لوگو مجھے معلوم ہو رہا ہے اور میری فراست
حدسی۔ ان البلاء قد
مرا خبر داده کہ ایں بلا از کثرت
کہہ رہی ہے کہ یہ بلا گناہوں
نزل من کثرة العصیان۔
گناہان نازل شده
کی کثرت کی وجہ سے آئی ہے۔
کما کان ینزل فی سابق
ہمچناں کہ در زمان پیشیں نازل
جسطرح پہلے زمانوں میں آیا کرتی تھی
الزمان۔ فاستخلصوا مرضاة
می شد پس بدست آورید خوشنودی
اب تم خدا تعالیٰ کی خوشنودی
رب العباد۔ واجتنبوا
پروردگار بکوشید و از ہرگونہ فسق
حاصل کرنیکی فکر کرو۔ اور ہر قسم کی

انواع الفسق والفساد۔
و فساد بپرہیزید۔ انشاء اللہ
بدکاری اور فساد سے بچ جاؤ
تنجون من موت کموت
رستگار خواہید شد از مرگے کہ مانند مرگ
تم مزور کیڑوں مکوڑوں کی موت مرنے سے بچے
الجراد۔ وانی اخاف ان
مور و ملخ است و من خوف آں دارم کہ ایں
نجات پا جاؤ گے مجھے ڈر ہے کہ یہ مرض
یدخل هذا المرض کل
مرض در ہر شہر در آید
کہیں ہر شہر میں داخل نہ ہو
مدینة۔ ویلج کل عرینة
و در ہر بیشہ درون شود
جائے اور ہر بیشہ میں راہ نہ پا جائے
فیاکل سباعها وظباءها
پس درندگان و آہوان وے را فرو خورد
پھر وہاں کے درندوں اور ہرنوں سبکو کھا جائے
ویفقد مرعاها وماءها
و چراگاه و آب آں را پاک بخورد
اور چراگاہوں اور پانیوں کو بالکل کھا جائے
فسارعوا الی الصالحات
پس بشتابید بسوئے نیکوکاری ہا
اور جلدی بھاگ کر نیکیوں میں لگ جاؤ
واخرجوا مال الصدقات
و مال صدقات را بیروں کنید
اور صدقات خیرات نکالو اور محتاجوں کو
واقضوه علی ذوی الفاقات
و بر مستمندان و بے نوایان خرچ بنمائید
دو
ووالله انی ارجو ان ینجی
و سوگند بخدا کہ من امید دارم کہ پروردگار
قسم بخدا مجھے امید ہے کہ خدا تعالیٰ ان لوگوں کو
ربی قوما من الطاعون
من قومے را از چنگال طاعون ایمنی
طاعون سے بچائے گا جو میرا
الذین تبعوا قولی واطاعون
و خلاص بخشد کہ پیروی قول من کنند و مطیع من شوند
کہا مانیں گے
فانضوا عنکم لبوس المتنعمین
پس جامہ تن پروراں از خود بکشید
سو تم عیش پسندوں کی پوشاک بدن سے اتار پھینکو

واجتنبوا تغافل النائمین
و از غفلت خوابیدگان برکنار باشید
اور سونے والوں کی غفلت سے الگ ہو جاؤ
وصلّوا مع الراکعین و
و با راکعان و قائمان نماز
اور راکعین اور قائمین سے ملکر
القائمین۔ واستعینوا
بگذارید و با صبر
نماز پڑھو اور صبر اور
بالصبر والصلوة والصدقات
و صلوة یاری بجوئید
صلوة اور خیرات سے
والصلات۔ یفرج کربکم
سختی و رنج از سر شما فرج شود
مدد و اسکا نتیجہ یہ ہوگا کہ خدا تمہیں ہر طرح کے
ویامن سربکم۔ وبعد
و بے بیمی و آرام بر لہائے شما حاصل آید و بعد از
رنج درد سے محفوظ رکھیگا اور تم گمراہی کو چھوڑ کر
ما نزعتم عن الغی۔ ستردون
گذاشتن گمراہی انشاء اللہ رحم متوجہ بندگ
خدا تعالیٰ کا رحم
رحم القیوم الحیّ۔ وانی
را خواہید دید و من ہماں
دیکھو گے ہمارے ہمیں
قلت کما یقول الملهمون۔
طور گفتہ ام کہ ملہمان می گویند
اسی طرح کہہ دیا جسطرح ملہم کہا کرتے ہیں
فسوف تعلمون
پس شما عنقریب خواہید دانست۔
سو تم عنقریب جان لوگے۔

المشتہر

میرزا غلام احمد از مقام قادیان

۱۰ دسمبر ۱۹۰۱ء

سراج الحق نام رسالہ حصہ دوم
حضرت اقدس کی تائید میں ۔/
قیمت پر ملتا ہے۔